معدن الجواہر

قدیمی نُسخہ

ما شاء الله لا قوة الا بالله

الحمد لله حمدا يوافي نعمه ويكافي مزيد كرمه والصلوة والسلام على رسوله محمد
وآله واصحابه اجمعين بعد اسکے کہتا ہے مسکین محمد قطب الدین بن محی الدین خان بن شاہ
ابی محمد کمترین ... رحمۃ اللہ کہ ... اس عاجز کے خیال میں چند مضامین ہدایت آگین معتبر
کتابون کے لائق اسکے تہے کہ اگر انکو ایک باب میں کرکے جلوۂ ظہور دیا جاوے تو بجائی مسلمانوں
کو بہت مفید ہون اور وہ ایک چہل حدیث ہے نہایت خوب اور دل پسند اور حضرت لقمان علیہ السلام کی
صد پند سودمند اور اعمال قرآن جمیل کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی تصنیف ہے اور
باب الکراہیۃ کہ جاننا انکا بہت ضرور ہے اور اکثر لوگ انسے غافل ہیں بلکہ بعضے لوگ ... کرتے ہیں
اعتقاد ... حق تعالی نے توفیق اس عاجز کی ہمراہ کی کہ یہ رسالہ مشتمل ان مضامین کا جابجا
مرتب کیا کہ ایک تو باب الہدایۃ کہ اسمین چند فصلیں ہیں پہلی فصل میں چہل حدیث مذکور ہے
اور دوسری فصل میں صد پند سودمند اور تیسری فصل میں اعمال قرآن جمیل کے
باب الکراہیۃ ہے اسمین چند فصلیں ہیں پہلی فصل کہ کھانے اور پینے کی مکروہات
استعمال کے ... سونے کے برتنوں ... اور حرمت ... فصل دوسری

بیچ باب الاول میں سے فصل تیسری بیچ بیان نظر کرنے کے اور جو اسکے مانند ہو فصل چوتھی بیچ بیان نسب کے فصل پانچوین بیچ بیان استبرا وغیرہ کے فصل چھٹی بیچ بیان بیع وغیرہ کے کہ اس میں بہت مسائل ضروری ہین مانند حرمت کھیلنے نرد اور شطرنج اور خصی کرنے آدمی کے مطلق اور خصی کرنے جانور کے بلا فائدہ اور حرمت استعمال کرنے ادویہ حرام کے وغیر ذالک اور قبلہ کے فروع یعنی مسائل متفرقہ مذکور ہین کہ وہ بھی بہت بکار آمد ہین اور یہ باب اکثر ایسے در مختار اور اسکی شرحون اور ملتقی الابحر اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی معتبر کتابوں کے لکھا ہو اور نام اس رسالہ کا **معدن الجواہر** رکھا اور یہ مرتب ہونے کے بعد خدمت بابرکت اپنے استاد بزرگوار جناب مولانا اسحق صاحب زادہ اللہ شرفہ کے عرض کیا اور جناب موصوف نے اصلاح دی یعنی روایات ضعیفہ موقوف کیے اور روایات صحیحہ باقی رکھین غرضکہ اسکی تصحیح و تنقیح میں حتی الوسع بہت کوشش کی گئی لیکن بندہ ہر نوع پر تقصیر عاجز ہوا ہے سو جو پاک پروردگار کچھ بیچ میں خطا و چوک بندہ سے ہوا اسکو معاف فرما اور توفیق دے ہم سب مسلمانوں کو اسپر عمل کرین آمین آمین آمین یا ارحم الراحمین بحق محمد وآلہ واصحابہ وازواجہ وعترتہ اجمعین

باب ۱ کا بیچ بیان نماز و اصلاۃ کے آئین تیمم کے سلیمین پیچ وضو کے ہن بیان حمل ہوتے کے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ ایمان لاوے تو ساتھ اللہ کے اور روز آخرت کے اور فرشتوں کے اور کتابوں کے

وَالنَّبِيِّيْنَ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَنْ تَشْهَدَ

اور نبیون کے اور جی اٹھنے کے بعد مرنے کے اور تقدیر بھلائی اور برائی کے اللہ تعالی کی طرف سے اور یہ کہ گواہی دے

اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ بِوُضُوْءٍ سَابِغٍ لِوَقْتِهَا وَ

[illegible] ساتھ وضو پورے کے وقت پر اور

فصل دوسری بیچ بیان صد پند سودمند لقمان حکیم کے کہ اپنے فرزند ارجمند کو کہیں اور
فرمایا ہر کہ این نصائح را شعار خود سازد در دنیا و آخرت کار خود سازد ۱ اول آنکہ
ای جان پدر خدای عزوجل را بشناس ۲ و ہرچہ او پند و نصیحت گوئی نخست بر آن
کار کن ۳ سخن باندازہ خویش گوی ۴ قدر مردم بدان ۵ حق ہمہ کس را بشناس
۶ راز خود نگاہدار ۷ یار را وقت سختی بیازمای ۸ دوست را بسود و زیان امتحان
کن ۹ از مردم ابلہ و نادان بگریز ۱۰ دوست زیرک و دانا گزین ۱۱ در کار خیر جہد
و جد بلیغ ۱۲ بر زنان اعتماد مکن ۱۳ تدبیر با مردم مصلح و دانا کن ۱۴ سخن ہیچ
گوی ۱۵ جوانی را غنیمت دان ۱۶ ہنگام جوانی کار دو جہانی راست کن ۱۷ از ... و
دوستان را عزیز دار ۱۸ با دوست و دشمن ابرو گشادہ دار ۱۹ مادر و پدر را غنیمت دان
۲۰ استاد را بہتر از پدر شمار ۲۱ خرچ باندازہ دخل کن ۲۲ در ہمہ کار میانہ رو باش
۲۳ جوانمردی پیشہ کن ۲۴ خدمت مہمان بواجبی ادا کن ۲۵ در خانہ کہ در آئی چشم و
زبان نگاہدار ۲۶ جامہ و تن پاکدار ۲۷ با جماعت باش ۲۸ فرزند را علم و ادب بیاموز
۲۹ دانا دشمن باشد بہ از نادان دوست تیر انداختن و سواری بیاموز ۳۰ از کوشش و ہنر کہ پوشیدہ است ابتدا از پای
... ۳۱ ... آوردن از پای ... مگیر ۳۲ با ہر کس کار باندازہ او کن ۳۳ شب
... آہستہ و نرم گوی ۳۴ و بزرگان ... نگاہ کن ۳۵ کم خوردن و خفتن و گفتن
عادت ... ۳۶ ہرچہ خود نپسندی دیگران را مپسند ۳۷ کار با دانش و تدبیر کن ۳۸
نا آموختہ استادی مکن ۳۹ با زن و کودک راز مگو و ہرچہ ... ۴۰ از بد اصلان
چشم وفا مدار ۴۱ بے اندیشہ در کار مشو ۴۲ کار کردہ را ... ۴۳ کار امروز بفردا مفگن ۴۴
با بزرگتر از خود مزاح مکن ۴۵ با مردم بزرگ سخن دراز مگوی ۴۶ عوام الناس را گستاخ مساز ۴۷

حاجتمند را ناامید مکن ۴۸ از جنگ [illegible] یاد مکن ۴۹ جز کسان بخرد خود میامیز ۵۰ [illegible]
خود را بدست دشمن مده ۵۱ خوابیده [illegible] از خویشاوندان مبر ۵۲ کسی را بیک
نسبت یاد مکن ۵۳ بخود منگر ۵۴ در وقت استاده با تو نیز موافقت همه کن ۵۵ انگشتان هم
مگذران ۵۶ در پیش مردم خلال دندان مکن ۵۷ آب دهن و بینی باواز بلند مینداز ۵۸ دروازه
دست بر دهن منه ۵۹ بروی مردم کاهلی مکن ۶۰ انگشت در بینی مکن ۶۱ سخن هزل آمیخته مگوی
۶۲ مردم را پیش مردم خجل مکن ۶۳ غمازی [illegible] مکن ۶۴ سخن گفته دیگر بار مگو ۶۵ از سخن
گردنده آید حذر کن ۶۶ [illegible] خود پیش کس مگوی ۶۷ خود را چون زنان میارای ۶۸
هرگز [illegible] فرزندان مباش ۶۹ زبان نگاهدار ۷۰ وقت سخن دست مجنبان ۷۱ [illegible]
۷۲ [illegible] کسان [illegible] ۷۳ [illegible] ۷۴ ناتوانی [illegible]
مساز ۷۵ قوت آزمند مباش ۷۶ آزموده کس را [illegible] مبر ۷۷ نان خود را [illegible]
دیگران مخور ۷۸ در کار تعجیل مکن ۷۹ [illegible] خود را در [illegible] مفکن ۸۰ [illegible]
مشناس ۸۱ حالت غضب سخن فهمیده گوی ۸۲ با آستین آب بینی پاک مکن ۸۳ بوقت آمدن [illegible]
مجنب ۸۴ پیش مردم مخور ۸۵ از بیگانگان راه پیش مرو ۸۶ میان سخن مردم میا ۸۷
پیش [illegible] ۸۸ چپ و راست منگر بلکه نظر سوی زمین بدار ۸۹ اگر توانی [illegible]
برهنه سوار مشو ۹۰ پیش مهمان بکسی خشم مکن ۹۱ مهمان را بکار مفرما ۹۲ با دیوانگان
دست سخن مگشای ۹۳ با قمارخانان [illegible] برهم محله منشین ۹۴ بهر بیهوده [illegible]
آبروی خود مریز ۹۵ فضول و متکبر مباش ۹۶ خصومت [illegible] پیش مگیر ۹۷ از جنگ و فتنه
برکران باش ۹۸ کار و انگشتری [illegible] مباش ۹۹ مراعات کن چندانکه [illegible]
۱۰۰ فروتن باش و زندگانی کن [illegible] تعالی [illegible]

بدان بشفقت بدرویشان بسخاوت بدوستان و یاران بنصیحت بدشمنان بحلم بجاہلان
بخاموشی بعالمان بتواضع باین طریق بسر برد کسی طمع مکن و چون پیش آید منع مکن لیکن بیجان گرم آتش
بسمع مکن گفت حضرت نہ ہزار کلمہ در نصیحت نوشتہ ام سہ کلمہ ازان برگزیده ام و ازان یاد دار و یک را
فراموش گردان یعنی خدای تعالیٰ و مرگ را یاد دار و نیکی کرده فراموش کن و نیز فرموده اند خاموشی
نعمت ناصیت و ادنیٰ نیست ستر نے بیراهہ ہیبت نے سلطنت عبادت نے محنت حصار نے دیوار
سنت نماز و نماز مدد فراغ الکرا انا تابین تو شیدن عیبها بیت الطبع ہیچ مضمون به لب بستن نمی آید
خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید فرد سینها از خاموشی گنجینہ گوہر کنند یاد دارم از صدف این نکتہ
سربستہ بار منقول ست کہ انسو پرسیدند معنی بلوغ چیست فرمود دو معنی دارد یکی آنکہ از مردمنی برون آید دوم آنکہ
مرد از منی برون آید **فصل** تیسری بیچ بیان اعمال کے کہ منقول ہین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ
فرمایا جناب ممدوح نے کہ وصیت کی مجکو میرے والد بزرگوار یعنی حضرت شاہ عبد الرحیم قدس سرہ نے ساتھ
مداومت پانچ نفلی کے ہر روز کیا رہ سو بار اور ساتھ مداومت سورہ مزمل کے چالیس بار اور اگر چالیس بار
نہو سکے تو گیارہ بار اور فرمایا کہ یہ دونو وظیفے مجرب ہین واسطے غنا سے قلبی اور ظاہری کے
اور وصیت کی مجکو ساتھ ہمیشہ پڑھنے درود شریف کے اور فرمایا کہ بسبب درود کے پایا ہے
جو کچھ کہ پایا اور سنا میں نے انسے کہ فرماتے تھے جب آوے تیرے پاس کوئی شخص کہ دکھتی ہو داڑھ
اوسکی یا سر دکھتا یا ترنج کا درد رکھتا ہو تو لے ایک تختہ پاک پیچھے اوسپر ریت اور لکھ اوسپر ایک
ابجد کی اور اسکا ہوز حطی تحیۃ ہان زور سے گاڑ میخ حرف الف پر اور پڑھ سورہ فاتحہ
ایکبار اس حال میں کہ درد والا اسکے ہوا و نگلی اپنی درد کی جگہ پر زور سے پھر پوچھ اوس سے
کہ آیا شفا باقی ہوئے اگر اوسنے کہا کہ شفا پائی فبہا و الا پھر میخ رکھ حرف ب پر اور پڑھ سورہ
فاتحہ دوبارہ اور پوچھ اوس سے مانند پہلی بار کے پس اگر شفا پائی فبہا و الا پھر رکھ میخ کو

اور پڑھ فاتحہ تین بار اور اسیطرح کر بارہ پس نہیں پہنچیگا تو اخیر حرف تک مگر کہ شفا دیگا اوسکو اللہ تعالیٰ
اور جب درپیش آوے تجکو حاجت یا تیرا کوئی سفر کو گیا ہو اور چاہتا ہو تو کہ آوے وہ سلامت
مطلب یا سب ہو کر یا کوئی تیرا بیمار ہوا اور چاہے تو کہ شفا دیوے اوسکو اللہ تعالیٰ لیس پڑھ سورہ
فاتحہ اکتالیس بار درمیان سنت فجر اور فرض فجر کے اور جسکو کاٹے کتا دیوانہ اور خوف ہو اوسکی
ہلاکت جڑ جانے کا پس لکھ اوسکے لیے یہ آیت روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا
وَأَكِيدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا اور کہہ اوسکو کھا ہر روز ایک ٹکڑا اور جو کوئی

برای دفع فاقہ

پڑھے سورہ واقعہ ہر شب نہیں پہنچیگا اوسکو فاقہ اور جو کوئی پڑھے وقت سونے کے اِنَّ الَّذِينَ
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ آخر سورہ کہف تک اور دعا کرے اللہ تعالیٰ سے یہ کہ جگاوے اوسکو اوس وقت
مین کہ ارادہ کرے جاگنے کا اوس مین تو جگا دیگا اوسکو اللہ تعالیٰ اوسی وقت مین اور لکھ اس تعویذ کو اور
ڈال لڑکے کے گلے مین نگہبانی کریگا اوسکی اللہ تعالیٰ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ
التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ الْفِ الْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا

برای امان او ہر آفت

بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ اور یہ دعا سبب امان کی ہے ہر آفت سے پڑھ اسکو صبح اور شام بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ
اَنْتَ رَبِّي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ مَا شَاءَ اللهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَاَنَّ اللهَ
قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ
كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّي عَلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ اِنَّ وَلِيِّيَ
اللهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ
تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اور جو کوئی غمناک ہو حاکم سے تو چاہیے کہ پڑھے اسمائے کہ اور حرف منہ سے
ایک ایک انگلی اپنے ہاتھ کی بند کرے اور ہر حرف عسق سے تیس طرح کہ ہر حرف عسق پر ایک انگلی بائیں ہاتھ کی بند کرے

پھر باپ کے سامنے جاکر تو دونو ہاتھہ کو سے اور چہرہ پر پھیرے ذکر آیات شفا کی کہ جنکو لکھکر بیمار کے لیے پکا کر پلانا
پھر پانی سے دہو کر پلائے وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ ۲ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۳ یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا
شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ۴ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۵
وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ۶ قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًی وَّشِفَآءٌ منقول ہے شیخ ابو القاسم قشیری رحمہ
اللہ سے کہ بیٹا اونکا ایکبار مرض شدید ہوا کہ قریب بمرگ پونہچا اونکو نہایت فکر اور تردد ہوا کہا او نہون نے
کہ پس دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس شکوہ کیا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
اپنے بیٹے کی بیماری کا پس فرمایا کیا ... ہو تو آیات شفا سے یعنی کیون غافل ہوا ... سے پھر جاگا پس
سوچا مینے اونکو پس وہ چھہ جگہ پر مین کتاب اللہ مین وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ الخ کہا اونہون نے
کہ پس لکھا مینے اونکو پھر گھولا مینے اونکو ساتھہ پانی کے اور پلایا مینے اوسکو پس ایسا ہو گیا جیسے
اونٹ کھولا جاتا ہی رسی سے یعنی بالکل اچھا ہو گیا اور رہا شادان و فرحان یہ مواہب لدنیہ مین لکھا ہی
اور ... آیتین نفع دیتی ہین جادو سے اور پناہ ہوتی ہین شیطان اور چورون اور درندون سے
چار آیتین اول سورہ بقرہ کی اور ایک آیت الکرسی اور دو آیتین بعد اوسکے خالدون تک اور تین آیتین
سورہ اعراف کی اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰهُ سے مُحْسِنِیْنَ تک اور آخر سورہ بنی اسرائیل کا قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ الخ
اور دس آیتین اول صافات کی تا طِیْنٍ لَّازِبٍ اور دو آیتین سورہ رحمن کی یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
تا تَنْتَصِرَانِ اور اخیر سورہ حشر کا لَوْ اَنْزَلْنَا تا آخر اور دو آیتین قُلْ اُوْحِیَ کی اَنَّهٗ تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا سے لفظ
شَطَطًا تک پس یہ آیتین ہین کہ نام رکھا گیا ہی انکا سی و سہ آیت اور والد بزرگوار میرے زیادہ
کرتے تھے اوپر الحمد اور قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ
النَّاسِ اور سورہ جن اول سے لفظ شططا تک اور جب ظاہر ہو مرض چیچک کا تو لے دورا
نیلا اور پڑھے سورہ الرحمن اور جب فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پر پہونچے تو گرہ لگاتا جاوے سو کرتا جا

بچوں پر ڈویسے گورڈ لگے کے گلے مین ڈالدے عافیت دیگا اوسکو اللہ تعالی اور مخفی
اور نام اصحاب کہف کے سبب امان کے ہین ڈوبنے سے اور جلنے سے اور لٹنے سے
اور چوری سے یملیخا مکسلمینا کشفوطط اذرفطیونس کشافطیونس
تبیونس یوانس بوس وکلبھم قطمیر وعلی اللہ قصد السبیل ومنہا جائر اور جب کچھ
حاجت درپیش ہو تو پڑھے یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع بارہ سو بار بارہ دن تک پس اللہ
تعالی روا کریگا حاجت تیری اور واسطے روا ہونے حاجات ضروری کے پڑھے چار رکعتین اسطرح
کہ پڑھے پہلی رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین
فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم وکذلک ننجی المومنین سو بار اور دوسری رکعت مین سو بار پڑھے
رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین اور تیسری رکعت مین سو بار پڑھے وافوض امری
الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد اور چوتھی رکعت مین سو بار پڑھے قالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل پھر
بعد سلام پھیرنے کے پڑھے سو بار رب انی مغلوب فانتصر اور جسکو آسیب ہو پڑھے
اوسکے بائین کان مین سات بار ولقد فتنا سلیمان والقینا علی کرسیہ جسدا
ثم اناب اور اذان بھی دے اوسکے کان مین سات بار اور پڑھے سورۂ فاتحہ اور
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور آیت الکرسی اور سورۂ والسماء والطارق
اور آخر سورۂ حشر کا اور سورۂ والصافات ساری پس وہ جن جل جاویگا اور یہ بھی پڑھے
اوسکے کان مین افحسبتم آخیر سورۂ مومنون تک اور یہ بھی کرے کہ پڑھے پاک پانی پر سورۂ فاتحہ
اور آیۃ الکرسی اور پانچ آیتین اول سورۂ جن کی اور چھڑکے اوسکو اوسکے منہ پر پس وہ افاقہ پاویگا
اور اگر کسی مکان مین آسیب ہو تو چھڑکے اوس پانی کو اوس مکان کے کونون اور اطراف مین
پس نہین رہیگا وہ اوس مکان مین اور اگر آسیب ہو مکان مین اور پتھر پھینکتا ہو تو پڑھے یہ آیت

إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَأَكِيدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۔ چار جون پر یہ پچیس پچیس بار پڑھ کر گاڑ دے اونکو اوس گھر کے چاروں کونوں میں اور نام اصحاب کہف کے بھی لکھے

اوس گھر کی دیواروں پر اور بانجھ عورت کے لیے لکھے آیت وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ

قُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَىٰ بَل لِّلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا ۔ ہرن کی جھلی پر زعفران و گلاب

اور باندھے اوس عورت کے گلے میں ڈالے اور یہ بھی کرے کہ پڑھے چالیس لونگوں پر ہر ایک پر سات

سات بار أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ سَحَابٌ ۚ

ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا ۗ وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ

مِن نُّورٍ ۔ اور وہ عورت ہر روز ایک کھا لیا کرے اور شروع کرے کھانا اونکا وقت فارغ ہونے کے

غسل حیض سے اور صحبت کرتا رہے اوس عورت سے خاوند اوسکا اون ایام میں اور جس عورت کا

حمل گر پڑتا ہو تو یوں کرے کہ لیوے ایک ڈورا سرخ برابر قد اوسکے کے اور نو گرہیں دیوے وے اس

طرح کہ دم کرتا جاوے ہر گرہ میں وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ ۚ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ آخر تک اور دردزہ کے لیے

لکھے ایک برتن کاغذ پر وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ۔ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۔ اهيا اشراهيا

اور اوسکو ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کر اوس عورت کی بائیں ران میں باندھے پس انشاء اللہ

وہ جلد جنے گی اور اهيا اشراهيا وہ دعا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہے معنی اسکے ہیں اے زندہ پہلے ہر چیز کے اے

زندہ بعد ہر چیز کے کذا فی الدر المنثور اور جس عورت کے لڑکیاں ہی ہوتی ہوں اور لڑکا نہ ہوتا ہو

تو لکھے پہلے اسکے کہ گذریں حمل پر تین مہینے ہرن کی جھلی پر زعفران و گلاب سے

یہ آیت اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۖ وَكُلُّ

شَيْءٍ عِندَهُ بِمِقْدَارٍ ۔ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ اور لکھے یہ آیت بھی یا زکریا

برای بانجھ

برای اسقاط حمل

حیض

برای دردزہ

برای لڑکا

تبینت الجن ان لو کانوا یعلمون الغیب پھر کہے بحق مریم
وعیسیٰ ما لبثوا فی العذاب المہین بحق محمد وآلہ اور اسکے پیٹ پر خط کرے
اور کسی سے عورت کے پیٹ پر ستر بار کھینچے وہ ہر بار یہ پڑھے اور جس عورت کے لڑکا
نہ جیتا ہو وہ لوہے کا چھلا اور کالی مرچیں وقت زوال آفتاب کے روز دوشنبہ کو
سورۃ والشمس یا الیس پڑھے اور اول و آخر ہر بار درود پڑھے
اور اوس چھلا اور مرچیں کو وہ عورت دوران حمل سے تا چھوٹانے دودھ کے کھاتی رہے
اور جس بچے کو نظر کی ہو جاوے تو وہ خط کرے چھری سے کھینچے اور آیت الکرسی اور یہ
آیتیں پڑھے وقل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا ویحق اللہ
الحق بکلماتہ ولو کرہ المجرمون ویرید اللہ ان یحق الحق ... ویمح اللہ الباطل
ویحق الحق بکلماتہ انہ علیم بذات الصدور پھر کہے اعوذ بکلمات اللہ
التامة من شر کل شیطان وهامة ومن کل عین لامة یا حفیظ یا رقیب یا وکیل
یا کفیل فسیکفیکہم اللہ وهو السمیع العلیم پھر کھڑی کرے چھری ...
اور کہے ... فی قلب العائنة یعنی چھری یا ... اسکو ... کے دل میں ...
اور اسکے نیچے ایک طباق ... اور جو کوئی کہ نظر لگانے والی کو ...
اور ... اوسکو ساتھ نام اوسی کے وقت لگانے نظر کے یا ... کرنے کے یا ...
... اور جب ثابت ہو نظر تو نظر لگانے والے کا
منہ اور دونوں ہاتھ اور پاؤں دونوں اور ... جگہ ... کی ساتھ پانی کے
ایک باسن میں ... دھلا ... جسکو نظر لگی ہو ڈال دے تو فی الفور اچھا ہو جائیگا
... اوسکے علاج سے عاجز ہوں ...

ایضاً

باسن مین لکھے اور پانی سے دھوکر پلاوے چالیس روز تک یا حی حین لا حی فی دیمومۃ
ملکہ وبقائہ یا حی کہتا ہون مین کہ دیکھا مینے اپنے والد بزرگوار کو کہ زیادہ کرتے تھے اوپر
سورۂ فاتحہ کو اور جسکی چیز کچھ جاتی رہی ہو پس پڑھے یا حفیظ ایک سو انیس بار بغیر
زیادتی اور کمی کے پھر پڑھے یہ آیت یا بُنَیَّ اِنَّھَا اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ
خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَۃٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِھَا اللّٰہُ ایکسو انیس بار
اللہ تعالی پھر اوس چیز کو اوس تک پونہچاوے گا اور چور کے پہچاننے کو دو شخص آمنے
سامنے بیٹھکر ایک بدھنی کلے کی اونگلیون سے پکڑین اور جسپر گمان چوری کا ہو نام اوسکا
اوس بدھنی پر لکھین اور سورۂ یٰس اول سے لفظ من المکرمین تک پڑھے پس اگر وہ چور
ہوگا تو بدھنی پھرنے لگے گی اور اگر بدھنی نہ پھرے تو اوسکا نام مٹا دے اور اور کا نام لکھے
اور اسیطرح کرے یہان تک کہ بدھنی پھرے کہتا ہون مین کہ واجب ہے اوس شخص پر کہ مانند
اس عمل کے جب چور پر مطلع ہو تو یقین اوسکی چوری کا نکرے اور اوسکے گناہ کو ظاہر نکرے
بلکہ وہ پہلے قرائن اور علامات کے ہووے اسلیے کہ یہ راہ تجسس نشان وعلامات کی ہے
اللہ تعالی فرماتا ہے ولا تقف الخ یعنی اور وہ پیچھے مت ہو اوس چیز کے کہ تجھے معلوم نہین تحقیق
ہاتھ اور بینائی اور دل ہر ایک اوس سے پوچھا جاوے گا اور اگر بردہ کسی کا بھاگ
جاوے تو سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی ایک کاغذ پر لکھے پھر لکھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَنْ فِیْھِنَّ فَاجْعَلِ اللّٰھُمَّ السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا فِیْھِمَا عَلٰی عَبْدِکَ
فُلَانِ بْنِ فُلَانَۃٍ اَضْیَقَ مِنْ حَلْقِہٖ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی مَوْلَاہُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ پھر لکھے
اَوْ کَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ الخ وَمِنْ وَّرَآئِھِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّ
نَسِیَ خَلْقَہٗ ۔ وَاللّٰہُ مِنْ وَّرَآئِھِمْ مُّحِیْطٌ بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ پھر لکھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ

برائے حفظ

برائے چور

برائے بردہ

بحقِ هٰذِهِ الآیٰتِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ وَاَنْ تَرُدَّ
العَبْدَ اِلٰی مَوْلَاہُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اور اس کا غذ کو کسی چیز مین چھپا کر تاریک گھر مین بیچ
دو پتھرون کے رکھدے اور اگر چاہے تو کہ حاجت تیری اللہ تعالیٰ روا کرے تو سورۂ فاتحہ پڑھا کرے
کہ بسم اللہ بغیر بسم اللہ کی ساتھ لام الحمد کے وصل کرا عدد و میان سنت اور فرض فجر کے پڑھا اور شروع
روز اتوار سے کرا اوس روز ستر بار پڑھا اور دوسرے روز ساٹھ بار اسطرح ہر روز دس بار کم کی جاوے
تا کہ چھٹے روز دس بار پڑھی جاوے اور اگر کوئی شخص گرفتار کسی بلا مین ہو اور چاہے کہ خواب مین
راہ نکلنے کی اوس سے دیکھے پس وضو کرے اور پاک کپڑے پہنے اور رو بقبلہ داہنی کروٹ
لیٹے اور والشمس او والیل او قل ہو اللہ سات سات بار پڑھے اور ایک روایت مین قل ہو اللہ
کے بدلے والتین کا سات بار پڑھنا آیا ہے پھر کہے اَللّٰهُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ کَذَا وَکَذَا وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ
فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ مَا اَسْتَدِلُّ بِهٖ عَلَی الْاِجَابَةِ دَعْوَتِیْ پس اگر خواب مین دیکھے اوس چیز کو
کہ خوش کرے اوسکو بہتر ہو ورنہ اسیطرح دوسری شب مین کرے پس اگر خواب مین دیکھے تو بہتر ورنہ تیسری
شب مین اسیطرح کرے اسیطرح کرے سات راتون تک یونہی کرے انشاء اللہ تعالیٰ معلوم ہو جاویگا
تجربہ کیا ہے ایک جماعت نے ہمارے یارون مین سے تپ روزہ کے لیے لکھکر اوسکے بازو مین باندھے
بحکم خدائے تعالیٰ کے جلد اچھا ہو جاویگا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بَرَاءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ
الْحَکِیْمِ لِاُمِّ مِلْدَمٍ الَّتِیْ تَاْکُلُ اللَّحْمَ وَتَشْرَبُ الدَّمَ وَتَهْشِمُ الْعَظْمَ اَمَّا بَعْدُ یَا اُمَّ مِلْدَمٍ اِنْ کُنْتِ
مُؤْمِنَةً فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ کُنْتِ یَهُوْدِیَّةً فَبِحَقِّ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ
وَاِنْ کُنْتِ نَصْرَانِیَّةً فَبِحَقِّ الْمَسِیْحِ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ اَنْ لَّا اَکَلْتِ لِفُلَانِ
بْنِ فُلَانَةَ لَحْمًا وَّلَا شَرِبْتِ لَهٗ دَمًا وَّلَا هَشَمْتِ لَهٗ عَظْمًا وَّتَحَوَّلِیْ عَنْهُ اِلٰی مَنِ اتَّخَذَ
مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ وَاِلَّا فَاَنْتِ بَرِیْئَةٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاللّٰهُ تَعَالٰی

برائے برآمدن حاجت

برائے معلوم کرنا درخواب

عمل تپ یکروزہ

بِرَحْمَتِكَ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ
الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اور پڑھے تپ زدہ پر
ہر روز بعد عصر کے سورۂ مجادلہ بھی تین بار اور واسطے اوس شخص کے کہ اوسے خنازیر ہون
بقدر قد بیمار کے تسمہ بطور ڈورے کے لیوے اور اکتالیس گرہین اوسمین لگاوے اور ہر گرہ
مین یہ دعا دم کرے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَةِ
اللّٰهِ وَقُوَّةِ اللّٰهِ وَعَظَمَةِ اللّٰهِ وَبُرْهَانِ اللّٰهِ وَسُلْطَانِ اللّٰهِ وَكَنَفِ اللّٰهِ وَجِوَارِ اللّٰهِ
وَاَمَانِ اللّٰهِ وَحِرْزِ اللّٰهِ وَصُنْعِ اللّٰهِ وَكِبْرِيَاءِ اللّٰهِ وَكُلِّ اللّٰهِ وَبَهَاءِ اللّٰهِ وَجَلَالِ اللّٰهِ
وَكَمَالِ اللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ اور جسکے بدن پر سرخ بادہ
ظاہر ہو یہ دعا سات بار او سپر پڑھے اور اشارہ ساتھ چھری کے کرے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ بِكَلِمَةِ الْكَرِيْمِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ اَيَّتُهَا الْحُمْرَةُ جَاءَتْكِ جُنُوْدٌ
مِّنَ السَّمَاءِ وَقَالَ سُلَيْمٰنُ يٰاَيُّهَا الرِّيْحُ اَجِيْبِيْ دَاعِيَ اللّٰهِ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَهٗ
مِنْ عِلَاجٍ وَّمَا لَهٗ مِنْ نَصِيْرٍ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ بِالنَّبَاءِ الطَّيِّبِ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُ يَكْفِيْكَ وَاللّٰهُ
يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيْكَ وَمِنْ كُلِّ اٰفَةٍ تَعْتَرِيْكَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور جو کوئی شکایت رکھتا ہو بینائی کی
طرف سے بعد ہر نماز فرض کے پڑھے فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ
اور جب کوئی مرگی ہو تو تعویذ تانبے کی لیوے اور اتوار کے روز اول روز مین بعد نکلنے آفتاب کے
کھودے ایک طرف اوسکے يَا قَهَّارُ اَنْتَ الَّذِيْ لَا يُطَاقُ اِنْتِقَامُهٗ اور دوسری طرف تختی کے

تپ نوبتی

سحر جن

برائے بینائی

مرگی

يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ بِقَهْرِ عَزِيزِ سُلْطَانِهِ يَا مُذِلُّ تمام ہوئے اعمال قول
جمیل کے اور سند انکی یعنی مؤلف قول جمیل تک یعنی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
رحمہ اللہ تک یون ہے کہ اجازت دی انکی اس عاجز محمد قطب الدین مؤلف اس رسالہ کو
جناب مولانا محمد اسحق صاحب زادہ اللہ شرفا نے اور انکو اجازت دی انکے نانا بزرگوار
حضرت مولوی شاہ عبد العزیز قدس سرہ نے اور انکو اجازت دی انکے والد ماجد حضرت
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اور یہ عاجز محمد قطب الدین اجازت دیتا ہے ہر بھائی مسلمان
کو جو چاہے انسے منتفع ہو قَالَهُ الْمُتَّكِلُ بِكُلِّ الْمُتَعَسِّرِ اب سنو اے بھائیو ایک عمل
ایسا ہے کہ سب رنج اور بیماریون کو مفید ہے اسپر عمل کرنا چاہیے منقول ہے ابن عباس رضی سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی لازم کرے استغفار کو کرتا ہے اللہ
اوسکے لیے ہر فکر سے کشادگی اور ہر تنگی سے نکلنا اور رزق دیتا ہے اوسکو ایسی جگہ سے کہ نہیں گمان رکھتا انتہی پس معلوم ہوا
کہ استغفار کو تاثیر ہے بیچ دفع فکر اور تنگی کے اس لیے کہ اتفاق ہے اہل ملل اور عقلاے امت کا کہ معاصی اور فساد باعث
ہوتے ہیں فکر اور غم کے اور تنگی حال اور امراض وغیرہ کے بہت ہیں اور دوا اسکی دوا ہی توبہ کے اور استغفار کے کذا فی مواہب اللدنیہ

باب ٢ الکراہۃ

یعنی بیچ بیان مکروہ چیزون کے جاننا چاہیے کہ نزدیک امام محمد کے جو مکروہ تحریمی ہے وہ حرام ہے
یعنی مانند حرام کے ہے عذاب ہونے مین ساتھ دوزخ کے اور مکروہ تنزیہی طرف حلال کے
قریب تر ہے اتفاقا اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے مکروہ تحریمی
قریب تر ہے طرف حرام کے اور صحیح اور مختار یہی ہے اور مانند مکروہ تحریمی کے ہے بدعت اور شبہ پس نسبت
مکروہ تحریمی کی طرف حرام کے مانند نسبت واجب کے ہے طرف فرض کے پس ثابت ہوتا ہے
مکروہ تحریمی ساتھ اوس چیز کے کہ ثابت ہوتا ہے ساتھ اوسکے واجب یعنی ساتھ دلیل

ظنی کے آیات واحادیث سے اور گنہگار ہوتا ہی اسکے ارتکاب سے جیسے کہ گنہگار ہوتا ہی
ساتھہ ترک کرنے واجب کے اور مثل واجب کے ہی گناہ مین ساتھہ ترک کرنے کے سنت موکدہ
اور تلویح مین لکھا ہی کہ ترک سنت سے مستحق عذاب دوزخ کا نہین ہوتا بلکہ محروم رہتا ہی
شفاعت نبی مختار سے صلی اللہ علیہ وسلم پس ترک کرنا سنت کا قریب حرام کے ہی نہ حرام انتہی

فصل بیچ بیان کھانے اور پینے کے **مسئلہ** فرض ہی کھانا اور پینا اسقدر کہ
دفع کرے ہلاک ہونے کو اور اگر حلال کھانا پینا بہم نہ پونہچے اور مارے بھوکھہ کے مرا جاتا ہو
تو اس صورت مین حرام کھانا پینا بھی فرض ہوتا ہی اور مستحب ہی اسقدر کہ بسبب اسکے
نماز کھڑے ہوکر پڑھ سکے اور سہل ہو اوسپر روزہ اور مشتملی مین ہی کہ فرض اسقدر ہی کہ دفع
ہلاکت کا ہو اور بسبب اوسکے نماز کھڑے ہوکر پڑھ سکے انتہی اور مباح ہی پیٹ بھر کر کھانا پینا
واسطے زیادتی قوت کے اور حرام ہی زیادہ اس سے اور زیادہ اس سے وہ ہی کہ ظن غالب ہو کھانے
والے کو کہ یہ معدہ میرا فاسد کردیگا پس اسطرح کھانا پینا حرام ہی مگر یہ کہ ارادہ کھاوے اسقدر کہ
[illegible] ہو کل کے روزہ رکھنے کی یا تاکہ نہ حیا کرے مہمان اوسکا یا اور اسکے مانند تو حرام نہین اور
[illegible] سنت ساتھہ کم کھانے کے یہان تک کہ ضعیف ہو جاوے ادا سے عبادت سے
اور جو کوئی [illegible] در حالت مخمصہ مین یا روزہ رکھے اور نہ کھاوے یہان تک کہ مرجاوے
تو گنہگار ہوگا بخلاف اوس شخص کے کہ دوا نکی یہان تک کہ مر گیا یعنی اس صورت مین گنہگار
نہین ہوگا **مسئلہ** نہین مضایقہ اقسام میوون کے کھانے کا اور ترک کرنا اوسکا افضل ہی
اور طلیا کرنا کئی طرح کے کھانون کا اسراف ہی اور اسیطرح اسراف ہی رکھنا روٹی کا دسترخوان پر
زیادہ حاجت سے **مسئلہ** مکروہ ہی پونچھنا انگلیون کا یا چھری کا روٹی سے اور رکھنا نمکدان کا روٹی پر
مسئلہ سنت کھانے کی یہ ہی کہ بسم اللہ کہکر کھانا شروع کرے اور بعد کھا چکنے کے حمد کرے

اللہ تعالیٰ کی اور دھوئے دونو ہاتھ پہلے بھی کھانے کے اور بعد بھی اور کھانے کے
پہلے جو ہاتھ دُھلاوے تو اول جوانون کے دُھلاوے اور بعد کھانے کے اول بڈھون کے
دھلاوے **مسئلہ** مکروہ ہی گوشت گدھون کا سوائے گورخر کے اور پیشاب گدھون اور دودھ کا
اور دودھ گدھی کا اور دودھ اور گوشت جلالہ کا کذا فی الدر اور زیلعی مین لکھا ہی کہ نہ کھائی
جائے جلالہ اور نہ پیا جاوے دودھ اوسکا اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا
اوسکے کھانے سے اور پینے دودھ اوسکے سے اور جلالہ اوس جانور کو کہتے ہین کہ عادت ہو اوسکی
کھانے مردار اور نجاست کی پس اگر بدون نری نجاست اور مردار بھی کھاتا ہو اور کچھ نہین کھاتا
تو اوسکا گوشت متغیر یعنی بدبودار ہو جاتا ہی اگر اوسکو بند رکھتے ہین یہان تک کہ جاتی رہتی ہی بدبو
اوسکی تو کھانا اوسکا حلال ہوتا ہی اور اندازہ کی گئی ہی مدت اوسکے بند رکھنے کی اسطرح کہ ایک
مہینا اونٹ کے لیے اور بیس دن گائے کے لیے اور دس دن بکری کے لیے اور تین دن
مرغی کے لیے یعنی اتنے دنون بند رکھے کہ نجاست نکھانے دے تو بدبو جاتی رہتی ہی اوسکے
گوشت مین سے اور کھانا اوسکا حلال ہو جاتا ہی اور اگر وہ نجاست خور ایسا ہو کہ نجاست اور مردار
بھی کھاتا ہو اور اور بھی کچھ کھاتا ہو کہ بدبودار نہو گوشت اوسکا تو نہین مضایقہ ہی اوسکے کھانے کا
اور دودھ پینے کا یعنی بغیر بند رکھنے کے چنانچہ اسی لیے حلال ہی کھانا اوس بکری کے بچے کا کہ
پرورش کیا گیا ساتھ دودھ سور کے اسلیے کہ گوشت اوسکا نہین متغیر ہوتا اور جو کچھ کھاتا ہی ہو جاتا ہی
مستہلک نہین باقی رہتا اثر اوسکا اور بنا بر اسکے کہا ہی علمانے کہ نہین مضایقہ ہی مرغی کے کھانیکا
اسلیے کہ وہ سوائے نجاست کے اور بھی کچھ کھا لیتی ہی اور روایت کی گئی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کھاتے تھے مرغی اور یہ نہین روایت کی گئی ہی کہ اوسکو تین روز بند کرتے تھے پس اسکا بند کرنا
بطریق تنزہ کے ہی نہ یہ کہ شرط ہی انتہی اور فتویٰ اسپر ہی کہ گوشت گھوڑے کا حرام نہین اور اوسکے دودھ

پینے کا کچھ مضایقہ نہین ہے مسئلہ اگر پلایا جاوے شراب وہ جانور کہ کھایا جاتا ہی گوشت اوسکا تو ذبح
کیا جاوے اوسیوقت تو حلال ہی کھانا اوسکا لیکن مکروہ ہی مسئلہ مکروہ ہی کھانا اور پینا اور تیل
لگانا اور خوشبو لگانی چاندی سونے کے برتن مین مرد اور عورت کے لیے اور اسیطرح مکروہ ہی
کھانا سونے اور چاندی کے چمچے سے اور سرمہ لگانا سلائی اور سرمہ دانی سے اور اسیطرح آئینہ
اور آرسی اور قلم اور دوات اور اسکے مانند سونے چاندی کے استعمال کرنا اور مراد مکروہ سے
حرام ہی اور حرمت سونے چاندی کے باسن وغیرہ استعمال کرنے کی اس حدیث سے سمجھی گئی کہ
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پیتا ہی باسن سونے اور چاندی کے سے ہلاتا ہی
اپنے پیٹ مین آگ دوزخ کی اسمین حرمت پینے کی تو صریح ہی اور تیل وغیرہ کے استعمال کرنے کو اسپر قیاس
کیا اسلیے کہ وہ بھی اسی کے حکم مین ہی اور فتاوی عالمگیری مین لکھا ہی کہ مکروہ ہی تیل لگانا چاندی
کے باسن مین اور اسیطرح مکروہ ہی یہ کہ تیل ڈالے اوسمین سے ہتھیلی پر پھر لگاوے سر کو یا داڑھی کو
انتہی مسئلہ مکروہ ہی کھانا بیچ تانبے یا پیتل کے اور افضل مٹی کا برتن ہی فرمایا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ جو کوئی بناوے اپنے گھر کے باسن مٹی کے زیارت کرتے ہین اوسکی فرشتے اور نہین
مکروہ ہی استعمال کرنا ان کے سیسہ اور شیشہ اور بلور و عقیق کے باسنون کا اور امام شافعی کے
نزدیک انکا بھی استعمال مکروہ ہی مسئلہ حلال ہی کھانا پینا باسن مفضض سے یعنی جسمین میخین
وغیرہ چاندی کی جڑی ہون کہ پگھلانے سے چاندی الگ ہو جاوے اور حلال ہی سوار ہونا زین مفضض پر
اور بیٹھنا کرسی مفضض پر ولیکن بشرطیکہ سونہ لگانے کی جگہ اور بیٹھنے کی جگہ چاندی نہ
ہو اور اسیطرح سے حلال ہی کرسی اور باسن مضبب یعنی جسپر سونے اور چاندی کے پتر لگے
ہون اور حلال ہی آئینہ کا حلقہ مفضض اور مضبب بنانا جیسے کہ اگر سونے یا چاندی کی میخین
جڑی ہون اور استعمال تلوار اور چھری کے یا اوسکے قبضے کے یا اوپر لگام یا رکاب کے اور

ساتھ ایسا ہو گیا جسمین سونے اور چاندی کے تو جائز ہی اور اسیطرح جائز ہی رکھنا کپڑے پر ساتھ سونے یا چاندی کے
اور امام یوسف کے نزدیک یہ سب مکروہ ہی اور یہ اختلاف بیچ اوس سونے چاندی کے ہی کہ
جدی ہو جاوے پگھلانے سے جیسے منقش مین ہوتا ہی پس اسطرح کہ نہین جدا ہوتا ہی اوسکا نقش
نہین بالاجماع مسئلہ اگر کسی نے بھیجا نوکر یا غلام مجوسی کو گوشت لانے کے لیے پس لاکے
خریدا گوشت اور کہا کہ خریدا مینے اسکو کتابی سے یعنی یہودی یا نصرانی یا مسلمان سے تو
جائز ہی کھانا اوسکا اسلیے کہ قول کافر کا مقبول ہی معاملات مین نہ امور دینیہ مین اور اگر وہ کہے
کہ خریدا ہی مینے اسکو مجوسی سے تو حرام ہی کھانا اوسکا مسئلہ قبول کیا جاوے قول مملوک کا
اگرچہ عورت ہو اور قول لڑکے کا بیچ تحفہ بھیجنے کے اور اذن کے برابر ہی کہ ہو اذن ساتھ تجارت کے
یا داخل ہونے کے گھر مین مثلاً اور مقید کیا ہی اسکو سراج مین ساتھ اسکے کہ جب غالب ہو اوسکی
رائے سچ پر صدق اونکا پس اگر خریدا چھوٹے نے مانند صابون اور اشنان کے نہین مضایقہ ہی
ساتھ بیچنے اوسکے کے اور اگر خریدا مانند انگور اور حلوے کے نہین لائق ہی بیچنا اس لیے کہ ظاہر
چاہتا ہی اوسکو کہ اکثر ایسی چیزون کی خرید فروخت کی لڑکون کو اجازت نہین ہوا کرتی بخلاف
صابون وغیرہ کے کہ انکی اجازت ہوتی ہی اور قبول کیا جاوے قول فاسق اور کافر اور غلام کا
معاملات مین بسبب بہت واقع ہونے معاملات کے جیسے کہ اگر خبر دے کہ مین وکیل ہون فلانے کا
اس چیز کے بیچنے مین تو جائز ہی خریدنا اوسے اگر غالب ہو رائے پر صدق اوسکا اور شرط کی گئی ہی
عدالت امور دینیہ مین کہ جو درمیان بندے اور رب کے ہین مانند خبر دینے کے نجاست پانی کی
پس تیمم کرے اور وضو نکرے اگر خبر دے ساتھ نجاست کے مسلمان عادل یعنی جو کہ باز رہتا ہو
اون چیزون سے کہ اعتقاد رکھتا ہی اونکی حرمت کا اگرچہ غلام ہو یا لونڈی ہو اور تحری کرے یعنی
سوچے بیچ خبر دینے فاسق اور مستور الحال کے ساتھ نجاست پانی کے پس عمل کرے طرف غالب رائے کے اگر ہو اوسکا پانی پس تیمم کرے بیچ اس

صدق جیکے کہ غالب ہوا اسکی سچائی پر صدق اوسکا تو اگر وضو کرے پھر تیمم کرے جسکے غالب ہو اوسکی دل پر کذب یا دریا اوسکو کہ ہی اور کافر

جسکا ظن غالب ہو صدق اوس کے کا تو بہا دینا اوس پانی کا احب یعنی اولی ہی اور اگر تیمم کرے

پہلے بہا دینے پانی کے تو نہین جائز ہوگا تیمم اوسکا بخلاف خبر فاسق کے اس لیے کہ اسمین صلاح

فی الجملہ ہوتی ہی بخلاف کافر کے کہ وہ بالکل صلاح نہین رکھتا اور اگر خبر دے ایک عدل ساتھ طہارت

پانی کے اور ایک عدل ساتھ نجاست اوسکی کے تو حکم کیا جاویگا ساتھ طہارت اوسکی کے

بخلاف ذبیحے کے اور اعتبار کیا جاوے گا غلبے کا بیچ باسنون پاک او نجس اور جانور ذبح کیے ہوؤن

اور مردار کے یعنی اگر معلوم ہو کہ ان باسنون مین باسن پاک بھی ہین اور نجس بھی یا ان جانورون مین

ذبح کیے ہوے بھی ہین اور مردار بھی تو اعتبار اکثر کا ہوگا یعنی اگر پاک باسن یا جانور ذبح کیے

ہوے زیادہ ہون مثلاً سو باسنون مین ساٹھ پاک ہین اور چالیس نجس یا سو جانورون مین ساٹھ

ذبح کیے ہوے ہین اور چالیس مردار تو تحری کرے یعنی سوچ کر پاک کو جدا کرے اور اگر نجس

یا مردار زیادہ ہون یا برابر ہوان تو نہ تحری کرے مگر پیاسا ہو تو اس صورت مین بھی تحری کرے

اسی لیے اور کپڑون مین مطلق تحری کرے یعنی خواہ پاک زیادہ ہون خواہ نجس زیادہ ہون تحری

کر کے پاک جدا کر لے مسئلہ کپڑا جب کہ ایسا نجس ہو کہ اوس سے نماز پڑھنی نہ درست ہو

تو نہین جائز پہننا اوسکا غیر حالت نماز مین بھی مگر جبکہ نہ پاوے سوا اوسکے اور کپڑا

تو پہننا اوسکا جائز ہی یہ مسئلہ نصاب الاحتساب کے باب الاحتساب فی الثیاب

مین ہی اور در مختار کے باب شروط الصلوٰۃ مین لکھا ہی کہ جائز ہی پہننا نجس کپڑے کا

غیر نماز مین مسئلہ اگر کوئی دعوت کیا جاوے اور پاوے وہان کوئی کھیل یا غنا یعنی

راگ اور اوسکو پہلے سے معلوم نہ تھا ہونا اوسکا تو بیٹھ جاوے اور کھاوے اگر کھیل

وغیرہ اوس مکان مین ہو اور اگر دسترخوان پر ہو تو نہین لائق ہی بیٹھنا بلکہ نکل آوے اگرچہ

بموجب قول اللہ تعالی کے فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ
پھر اگر مکان مین بچھا لہو وغیرہ اور یہ وہان بیٹھا پس اگر قادر ہو منع کرنے پر منع کرے
اور اگر نہ قادر ہو صبر کرے اگر نہو مقتدا اور اگر مقتدا ہو اور قادر منع کرنے پر بھی نہو
تو نکل آوے اور نہ بیٹھے اس لیے کہ اس مین عیب لگتا ہے دین کو اور اگر مہمان کو پہلے
معلوم ہو کہ وہان کھیل وغیرہ ہی تو جاوے ہی نہین اسلئے برابر ہی کہ ہو مقتدا یا غیر مقتدا
اسلیے کہ حق دعوت کا لازم ہوتا ہی بعد حاضر ہونے کے نہ پہلے اوس سے اور اس سے
یہ معلوم ہوا کہ جتنے آلات لہو کے ہین یعنی باجے وغیرہ حرام ہین اور داخل ہوے آلات
لہو والوان بغیر اذن انکے لے واسطے منع کرنے منکر کے جہان ابن مسعود نے کہا آواز باجون کی
اور راگ کی اوگاتی ہی نفاق کو دلمین جیسے کہ اوگاتا ہی پانی گھانس کو اور بزازیہ مین لکھا ہے
کہ سننا باجون کی آواز کا حرام ہی بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ سننا باجونکا
معصیت ہی اور بیٹھنا وہان فسق ہی اور لذت حاصل کرنا ساتھ اوسکے کفر ہی یعنی کفران
نعمت ہی اسلیے کہ اللہ تعالی نے اعضا دیے ہین عبادت کے لیے پس غیر عبادت مین صرف
کرنا اونکا کفران نعمت ہی نہ شکر پس واجب ہی یہ کہ پرہیز کرے اون کے سننے سے

فصل دوسری بیچ بیان لباس کے مسئلہ ایک لباس تو فرض ہی وہ اسقدر ہی
کہ ستر اوس سے چھپ جاوے اور دفع کرے سردی اور گرمی کو اور اوسکے یہ ہی
کہ ہو سوت کا یا کتان کا اوسط کے درجے مین نہ بہت اچھا اور نہ بہت برا اور ایک
لباس مستحب ہی وہ یہ ہی کہ زیادہ ہو لباس مذکور سے اور پہنے بہ نیت زینت اور اظہار
نعمت الہی کے اور ایک لباس مباح ہی وہ یہ ہی کہ پہنے کپڑا اچھا واسطے زینت کے اور ایک
مکروہ ہی وہ یہ ہی کہ پہنے واسطے تکبر کے اور مستحب ہی کہ ہو لباس سفید یا سیاہ اور سنت ہی

لٹکانا دستار کے سرے کا درمیان دونوں مونڈھوں کے بقدر ایک بالشت کے اور بعضوں نے کہا بقدر ایک ہاتھ کے اور بعضوں نے کہا بیٹھنے کی جگہ تک اور جب ارادہ کرے از سر نو دستار باندھنے کا تو کھولے اوسکو جیسے باندھا تھا یعنی ایک ایک پیچ **مسئلہ** حرام ہے پہننا مرد کو حریر یعنی ریشمی کپڑے کا اگرچہ حائل ہو اوسمین اور اوسکے بدن مین اور کوئی کپڑا اور لڑائی مین بھی مرد کو ریشمی کپڑے کا پہننا حرام ہے امام اعظم رح کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک درست ہے اور ریشمی کپڑا پہننا عورتون کو نہیں حرام مرد کو حرام ہے مگر بقدر چار انگشت کے مانند سنجاب کپڑے کے جائز ہے اور ظاہر مذہب ہے جمع کرنا نزدیک کا ہے اگرچہ علامے تین ہوں اور بعضون نے کہا کہ اگر عمامے مین دو جگہ یا زیادہ علم ہون تو جمع کیے جاوینگے اسیطرح حلال ہے سہرا یا رومال کپڑا بقدر چار انگشت کے **مسئلہ** نہین مضایقہ ہے اوس کپڑے کا کہ تانا اوسکا ریشم کا ہو اور بانا غیر ریشم کا ہو اور اگر تانا غیر ریشم کا ہو اور بانا ریشم کا تو نہیں درست مگر لڑائی مین درست ہے بشرطیکہ صفت ہو کہ بسبب اوسکے دشمن سے بچ سکے اور اگر ایک ہو تو حرام ہے بالاجماع **مسئلہ** مکروہ ہے ازار بند ریشم کا ڈالنا ازار مین اور اسیطرح مکروہ ہے ٹوپی حریر کی اگرچہ ہو نیچے عمامے کے اور مکروہ ہے تھیلی یا بٹوا ریشمی لٹکانا اور خلاف کیا ہے ... بیچ ... ریشمی زخم کے **مسئلہ** اچھا ہے فقہا کے لیے بڑا باندھنا دستار اور اونکا اور پہننا کپڑون فراخ کا اور نہین مضایقہ ساتھ باندھنے سیاہ ریشمی کپڑے کے آنکھون پر بسبب عذر کے یعنی رمد وغیرہ کے **مسئلہ** نہین مضایقہ ساتھ لگانے گھنڈیون اور حلقے یعنی وستہ ریشمی یا سنہری یا روپہلی کے **مسئلہ** حلال ہے ریشمی کپڑے کا تکیہ لگانا اور بچھانا اوسکا اور سونا اوسپر اور کہا صاحبین اور شافعی اور مالک نے کہ یہ حرام ہے اور یہی صحیح ہے جیسے کہ مواہب الرحمن مین ہے اور بیٹھنا چاندی پر حرام ہے بالاجماع **مسئلہ** اگر بانا مین ریشم

اور غیر ریشم ملا ہو تو ظاہر یہ ہے کہ اعتبار غالب کا ہے اور اگر کپڑے مین بجائے روئی کے ریشم
بھرا ہو تو نہین مضایقہ اوسکا مسئلہ یہ کہ مکروہ ہے پہننا کسمی اور زعفرانی اور سرخ اور زرد
کا مردون کو نہ عورتون کو اور نہین مضایقہ عورتون کے پہننے کا مسئلہ نہین جائز مردونکو
زیور پہننا سونے اور چاندی کا مگر انگشتری مُہر کی اور منطقہ اور زیور تلوار کا لیکن تو حلال
وغیرہ چاندی کی جائز ہین اگر نہ ارادہ کرے تزئین کا اور مجتبی مین لکھا ہے کہ نہین حلال
استعمال کمربند کا کہ وسط اوسکا حریر کا ہو اور بعضون نے کہا ہے کہ حلال ہے جب تک
نہ ہو نیچے عرض اوسکا چار انگشت کو اور اسمین یہ بھی ہے کہ نہین مکروہ کمربند مین حلقہ
لوہے اور تانبے اور ہڈی کا مسئلہ نہ پہنے مہر مگر چاندی کی پس حرام ہے غیر چاندی کی خواہ
سونے کی ہو خواہ لوہے کی خواہ پیتل کی خواہ پتھر کی خواہ ہڈی کی خواہ شیشے کی خواہ اور
چیز کی پس جب ثابت ہوئی کراہت ان چیزون کی مہر پہننے کی تو ثابت ہوئی
کراہت انکی مہر پہننے کی اور بنانے کی اسلیے کہ اسمین اعانت ہے اُس چیز پر کہ
نہین جائز ہے اور جو چیز کہ باعث ہو امر غیر جائز کی تو وہ نہین جائز ہے اعتبار اسمین چاندی
کے حلقے کا ہے نہ نگینے کا پس جائز ہے نگینہ پتھر اور عقیق اور یاقوت وغیرہ کا اور حلال
ہے میخ لگانی سونے کی بیچ سوراخ نگینے کے اور مہر اس طرح پہنے کہ نگینہ ہتھیلی
کی طرف رہے اور نقل کی سید نے نووی سے کہ اجماع ہے علما کا اسپر کہ مہر پہننی دونون
ہاتھون مین جائز ہے لیکن اختلاف افضلیت مین ہے کہ بعضون کے نزدیک داہنے ہاتھ
مین پہننی افضل ہے اور بعضون کے نزدیک بائین ہاتھ مین اور کہدوانا اوسمین نام اپنا
یا نام اللہ تعالیٰ کا نہ تصویر جانور کی اور آدمی کی اور نہ محمد رسول اللہ اور نہ زیادہ ہو
مہر ایک مثقال سے یعنی ساڑھے چار ماشے سے اور افضل ہے نہ پہننا مہر کا سوائے سلطان

اور قاضی اور اوس شخص کے کہ اوسکو کام پڑتا ہی مہر سے مانند متولی وغیرہ کے مسئلہ
نہ باندھے دانت سونے کے تار سے بلکہ چاندی کے تار سے باندھے اور ناک وغیرہ
چیزون کی بنا تی جائز ہی مسئلہ مکروہ ہی لڑکے کو سونا یا ریشمی کپڑا پہنانا یا شراب پلانی
اس لیے کہ جو چیز پہننے اور کھانے پینے کی حرام ہی وہ پہنانی اور کھلانی اور پلانی
بھی حرام ہی مسئلہ نہین مکروہ ہی رومال رکھنا اعضای وضو کے پونچھنے کے لیے
یا پسینا پونچھنے کے لیے اگر ہو واسطے حاجت کے اور اگر ہو واسطے تکبر کے تو مکروہ ہی
مسئلہ نہین مکروہ دورا باندھ لینا انگلی پر یا انگوٹھے پر واسطے یاد دلانے کسی چیز کے
اور حاصل یہ کہ جو چیز کرے واسطے تکبر کے تو مکروہ ہی اور جو چیز کرے بنابر حاجت کے
تو وہ نہین مکروہ مسئلہ مجتبی مین لکھا ہی کہ تعویذ مکروہ وہ ہی کہ ہو بغیر عبارت عربی کے
کذا فی الدر اور مواہب لدنیہ مین لکھا ہی کہ اجماع ہی علما کا اوپر جائز ہونے رقیہ یعنی
تعویذ کے وقت جمع ہونے تین شرطون کے ایک تو یہ کہ ہو ساتھ کلام الٰہی اور اسما
وصفات اوسکے کے اور دوسرے یہ کہ ہو ساتھ زبان عربی کے اور تیسرے یہ کہ اعتقاد
یہ ہو کہ تعویذ اثر نہین کرتا بذات بلکہ ساتھ تقدیر الٰہی کے **فصل** بیچ بیان
نظر کرنے اور مانند اوسکے کے مسئلہ دیکھے مرد بدن مرد کا اور لڑکے کا کہ پہنچے
حد شہوت کو اگرچہ امرد خوبصورت ہو سوا اوس چیز کے کہ نیچے ناف کے ہی
گھٹنے کے نیچے تک پس گھٹنا ستر ہی نہ ناف اور جائز ہی دیکھنا شرمگاہ اپنی بیوی کا اور
لونڈی کا ایسی لونڈی کہ حلال ہی صحبت کرنا اوس سے ساتھ شہوت کے اور غیر
شہوت کے اور اولیٰ نہ دیکھنا اوسکا ہی اس لیے کہ باعث ہوتا ہی نسیان کا اور
لونڈی مین جو یہ قید لگائی کہ حلال ہو صحبت کرنی اوس سے اس سے نکل گئی لونڈی

مجوسیہ اور مکاتبہ اور مشرکہ اور منکوحہ غیر کی اور وہ کہ حرام ہو بسبب علاقہ دودھ کے
یا مصاہرت کے پس حکم اونکا مثل اجنبی لونڈی کے ہے اور دیکھے اپنی محرمہ کا سر اور
منہ اور سینہ اور پنڈلی اور بازو اگر امن مین ہو اپنی شہوت سے اور اوسکی شہوت
والا نہ دیکھے اور نہ دیکھے طرف پیٹ اور پیٹھ اون محرمہ کے اگرچہ امن ہو شہوت سے
تو نہین مضایقہ اسکا کہ خلوت کرے اور سفر کرے ساتھ محرمہ کے پس اگر احتیاج پڑے
اسکے سوار کرنے کی اور اوتارنے کی تو نہین مضایقہ اسکا کہ چھوئے اوسکو کپڑے پر سے
اور کپڑے پیٹ اور پیٹھ اوسکی نہ اوس چیز کو کہ نیچے ہے اون دونون کے بشرطیکہ
امن ہو شہوت سے پس اگر خوف ہو اپنی شہوت کا یا اوسکی شہوت کا از راہ یقین
یا ظن کے یا شک کے تو ان سب سے پرہیز کرے پھر اگر سوار ہو سکے وہ آپ سے تو
باز رہے مرد اوس سے بالکل اور اگر نہ سوار ہو سکے عورت تو تکلف کرے مرد ساتھ
کپڑون کے تاکہ نہ پہونچے مرد کو حرارت عورت کے بدن کی اور اگر نہ ہو سکے پھر تو منع کرے
شہوت کو اپنے دل سے بقدر امکان کے اور حکم غیر کی لونڈی کا اگرچہ مدبرہ ہو یا ام ولد
مانند محرمہ کے ہے اور مرد اور عورت محرمہ اور لونڈی مذکورہ کے جن اعضاے مذکورہ کا
دیکھنا درست ہے چھونا بھی اونکا درست ہے اگر امن مین ہو شہوت سے اور بوسہ بھی درست ہے
اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ دیتے تھے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے
سر کو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی بوسہ لے اپنی مان کے پانون کا
پس گویا کہ بوسہ لیا جنت کی چوکھٹ کا اور اگر امن نہ ہو شہوت سے یا شک ہو شہوت کو
تو نہین حلال اوسکو نظر کرنا اور چھونا اونکا اور ستر عورت حرہ کا بہ نسبت مرد اجنبی کے سارا
بدن ہے مگر چہرہ اور دونون ہاتھ اور دونون قدم موجب ایک روایت کے پس دیکھنا ان اعضا کا

جائز ہی اگر امن ہو شہوت سے اور اگر خوف ہو شہوت کا یا شک ہو تو نہین جائز مگر گواہ کو وقت ادا
شہادت کے اور حاکم کو وقت حکم کے اور نکاح کے ارادہ کرنے والے کو اور اوسکو کہ ارادہ
خرید ہی کا رکھتا ہو اور طبیب کو کہ بیان مفصل اسکا آگے آوے گا دیکھنا ان اعضا کا جائز ہی
اگرچہ امن نہو شہوت سے اور نہین جائز ہی چھونا انکا اگرچہ امن ہو شہوت سے اگر وہ عورت
جوان ہو اور اگر بڑھیا ہو کہ خواہش اوسکی نہ آتی ہو یا مرد بڈھا ہو کہ امن رکھتا ہو اپنے پر اور اوسکے
نفس پر شہوت سے تو جائز ہی چھونا ان اعضا کا اور جبکہ جائز ہوا چھونا اور دیکھنا تو بڑھیا کا
جائز ہوا سفر کرنا ساتھ اوسکے اور خلوت کرے جبکہ امن ہو اپنے اوپر اور اگر امن نہو تو
نہین اور اشباہ مین لکھا ہی کہ خلوت کرنی ساتھ اجنبیہ کے حرام ہی مگر واسطے ضرورت
کے جیسے کہ بھاگ کر چلی جاوے کھنڈر مین یا ہو بڑھیا بدشکل یا ہو پردہ کے بیچ
مسئلہ خلوت ساتھ محرم کے مباح ہی مگر ساتھ دودھ شریک بہن کے اور ساس جوان
کے نہین جائز مسئلہ شرح مبارقیہ مین لکھا ہی کہ نہ کلام کرے اجنبیہ سے مگر بڑھیا چھینکے
یا سلام کرے تو جواب دے اوسکی چھینک کا اور سلام کا اور اگر بڑھیا نہو تو نہ جواب دے
مسئلہ اگر ارادہ کرے ایک عورت کے خریدنے کا تو جائز ہی چھونا اوسکے اون اعضا کا
کہ حلال ہی دیکھنا اون کا اگرچہ خوف ہو شہوت کا مسئلہ جائز ہی دیکھنا اور چھونا ایسی
چھوٹی لڑکی کا کہ خواہش نہو تی ہو اوسپر مسئلہ جائز ہی طبیب کو دیکھنا طرف جگہ مرض
عورت کے واسطے ضرورت کے اور لائق یہ ہی طبیب کو کہ سکھاوے ایک عورت کو
علاج کرنا عورت کا اسلیے کہ نظر جنس کیطرف جنس کی خفیف تر ہی پس اگر نہو سکے تو چھپاوے
تمام اعضا اوسکے سوائے موضع مرض کے پھر دیکھے بقدر ضرورت کے اور جلدی ہی اسے
نظر پھیر لے اسلیے کہ دیکھنا بقدر ضرورت کے جائز ہی نہ بلا ضرورت اور ایسا ہی حکم دایہ کا ۔

اور حقنہ کرنے والے کا ہے اور اسیطرح جائز ہے مرد کو نظر کرنی طرف موضع حقنہ مرد کے وقت حقنہ کرنے کے **مسئلہ** غلام عورت کا مانند اجنبی کے ہے اوسکے حق مین پس نہ دیکھے منھ اور ہاتھ اپنی مالکہ کے فقط لیکن ہان داخل ہووے اوسکے پاس بغیر اذن اوسکے کے اجماعًا اور نہ سفر کرے ساتھ مالکہ کے اجماعًا اور نزدیک مالک اور شافعی کے غلام مانند محرم کے ہے **مسئلہ** ستر عورت کا بہ نسبت مسلمان عورت کے مانند ستر مرد کے ہے بہ نسبت مرد کے یعنی مسلمان عورت کو بھی عورت کا بدن زیر ناف سے گھٹنے کے نیچے تک دیکھنا درست نہین اور عورت کافرہ مانند مرد اجنبی کے ہے صحیح تر روایت مین پس نہ دیکھے طرف بدن مسلمہ کے یہ درمختار مین ہے اور فتاوی عالمگیری مین لکھا ہے کہ نہین لائق عورت صالحہ کو یہ کہ دیکھے طرف اوسکے عورت فاجرہ اس لیئے کہ وہ بیان کریگی اوسکا آگے مردون کے پس نہ اوتارے چادر اپنی آگے اوسکے اور اسیطرح دیکھے عورت مرد کو مانند دیکھنے مرد کے مرد کو اگر امن مین ہو شہوت سے پس اگر اس مین شک یعنی خوف رکھتی ہو شہوت کا یا شک رکھتی ہو تو بالکل نہ دیکھے کہ حرام ہے دیکھنا مانند مرد کے **مسئلہ** بال لٹکے ہوے عورت کے ستر ہین بموجب روایت صحیح تر کے **مسئلہ** جو عضو کہ نہین جائز دیکھنا اوسکا پہلے جدا ہونے کے بدن سے نہین جائز ہے بعد جدا ہونے کے بھی اگرچہ بعد موت کے ہو مانند موی زیر ناف کے اور عورت کے سر کے بالون کے اور ہڈی پاؤن نیچے عورت آزاد مردہ کی اور پنڈلی اوسکی کے اور کترے ہوے ناخون پاؤن اوسکے کے نہ ہاتھ اوسکے کے **مسئلہ** نظر کرنا طرف چہرہ عورت اجنبیہ کے ساتھ شہوت کے حرام ہے **مسئلہ** داڑھی مین بال آدمی کے ملانے یعنی دراز کرنے کے لیے حرام ہین اپنے بال ہون یا غیر کے **مسئلہ** خصی اور [illegible] ہوا اور مخنث نظر کرنے مین طرف عورت اجنبیہ کے مانند مرد صحیح الاعضا کے ہین **مسئلہ**

جائز ہی عزل کرنا اپنی لونڈی سے بغیر اذن اوسکے کے اور بیوی سے ساتھ اذن اوسکے کے
اگر وہ آزاد ہو اور اگر کسی کی لونڈی ہو تو اوسکے مالک کے اذن سے **فصل** چوتھی بیچ بیان
کسب کے **مسئلہ** افضل کسب جہاد ہی پھر تجارت پھر زراعت پھر حرفہ اور کسب کی
کئی قسمین ہین فرض اور مستحب اور مباح اور حرام کسب فرض تو اسقدر ہی کہ کفایت کرے
اوسکے نفس کو اور عیال اوسکے کو اور ادا سے دین کو اور مستحب وہ ہی کہ زیادہ ہو اس سے
تاکہ خبرگیری کرے مسکینون کی اور اقربا کی اور مباح وہ ہی کہ زیادہ ہو واسطے تجمل کے اور
حرام وہ ہی کسب کہ کے مال جمع کرے واسطے تفاخر اور تکبر کے اگرچہ ہو وجہ حلال سے
مسئلہ خرچ کرے مال اپنے نفس پر اور اپنے عیال پر بغیر اسراف و تنگی کے
مسئلہ جو شخص قادر ہو کسب پر لازم ہی اوسکو کسب کرنا اور اگر عاجز ہو کسب سے تو
لازم ہی اوسکو سوال کرنا پس اس صورت مین اگر ترک کرے سوال کو یہان تک کہ مرجاوے
گنہگار مرےگا اور اگر عاجز ہو کسب سے تو فرض ہی اوس شخص پر کہ جانے حال
اوسکا یہ کہ کھلاوے اوسکو یا سفارش کرے اوسکی اوس شخص سے کہ کھلاوے
اوسکو **مسئلہ** نہین جائز قبول کرنا تحفے کا امراے ظالمین سے مگر جب کہ جانے
یہ کہ اکثر مال اوسکا وجہ حلال سے ہی تو قبول کرے **فصل** پانچوین
بیچ بیان استبراء وغیرہ کے **مسئلہ** جو کوئی مالک ہو لونڈی کا ساتھ خریدنے کے
یا ارث وغیرہ کے اگرچہ وہ لونڈی باکرہ ہو یا خریدی جاوے غلام سے یا عورت
سے یا اوس سے کہ حرام ہی اوسکو صحبت کرنی اوس سے مثلاً اسکے دودھ شریک
بھائی سے خریدی جاوے یا لڑکے سے تو حرام ہی اوسکو صحبت کرنی اوس سے
اور وہ چیزین کہ باعث صحبت کی ہین مانند مساس وغیرہ کے یہان تک کہ استبراء کرے

اوس سے ساتھ ایک حیض کے بیچ اوس عورت کے کہ حیض آتا ہو اوسکو اور ساتھ
ایک مہینے کے بیچ غیر حیض والی کے کہ وہ چھوٹی لڑکی ہی اور آئسہ اور منقطعۃ الحیض
اور اگر حیض آجاوے مہینے مین تو باطل ہوگا استبرا ساتھ ایام کے اور اگر مرتفع ہوجاوے
حیض اوسکا بسبب اوسکے کہ ہوجاوے طہر اوسکا دراز اور ہو وہ حیض والی تو
استبرا کرے اوس سے ساتھ دو مہینے اور پانچ دن کے نزدیک محمدؒ کے اور فتویٰ
اسی پر دیا گیا ہی اور اگر لونڈی مستحاضہ ہو تو نہ صحبت کرے اوس سے مہینے سے
دس دن اول مین اور اگر حاملہ ہو تو استبرا کرے اوس سے ساتھ جننے کے اور باقی مسائل
استبرا کے یہان ذکر نہین کیے گئے اسلیے کہ شرعی لونڈی کہ حاجت استبرا کی جسکے
لیے ہے عدیم الوجود ہی مسئلہ مکروہ تحریمی ہی چومنا ہاتھ یا منھ یا اور عضو کسی کا اور
اسیطرح مکروہ ہی عورتون کو بوسہ لینا عورت کا وقت ملاقات کے یا رخصت کے
کذا فی القنیۃ اور خانیہ مین ہی کہ یہ مکروہ جب ہی کہ ہو ساتھ شہوت کے اور اگر ہو بطریق
بر یعنی نیکی کے تو جائز ہی سب کے نزدیک اور کتاب الاختیار مین ہی بعضے علما سے
کہ نہین مضائقہ ہی چومنے کا جبکہ قصد کرے بر کا اور امن مین ہو شہوت سے مانند بوسہ
یعنی منھ اور رخسارہ فقیہ کے اور مانند اسکے کے مسئلہ مکروہ ہی معانقہ کرنا ایک تہ بند مین
اور اگر ہو معانقہ قمیص پر یا جُبّے پر تو جائز ہی بلا کراہت بالاجماع اور صحیح کہا ہی اسکو
ہدایہ مین اور متون مین بھی ایسا ہی ہی مسئلہ جائز ہی مصافحہ اسلیے کہ وہ سنت قدیمہ
متواترہ ہی بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جو کوئی مصافحہ کرے اپنے
بھائی مسلمان سے اور ہلاوے ہاتھ اوسکا جھڑ جاتے ہین گناہ اوسکے اور بیچ
مصافحے مین یہ ہی کہ دونو ہاتھون سے کرے مسئلہ نہین جائز ہی بیچ دو شخصون کو

ساتھ لیٹنا اگرچہ ہو سرا ایک اونمین سے ایک جانب مین بچھونے کے فرمایا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے نہ ملاوین لگائے مرد مرد سے ایک کپڑے مین اور نہ بدن لگاوے
عورت عورت سے ایک کپڑے مین مسئلہ جب پہونچے لڑکا یا لڑکی دس برس کی
عمر کو تو اوسوقت ہی جدا سلاوے ماں اوسکو اور اسکے بھائی سے اور بہن اور ماں اور باپ سے
بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جدائی کرو درمیان اونکے خوابگاہون
کے اوس حال مین کہ وہ دس برس کے ہون مسئلہ لڑکا جب پہونچے حد شہوت کو تو مانند
مرد جوان کے ہی مسئلہ کہا گیا ہی بیچ ختنہ کرنے بڑی عمر والے کے اگر ختنہ آپ کر سکے
تو کرے ورنہ ختنہ کرا دے مگر یہ کہ ممکن ہو تو نکاح کرے یا خرید لے لونڈی اور اوس سے
ختنہ کروالے مسئلہ کتاب درر مین ہی کہ نہین مضایقہ ہی ساتھ چومنے ہاتھ مرد
عالم کے اور پرہیزگار کے بطریق تبرک کے اور نقل کیا مصنف نے جامع سے کہ نہین مضایقہ
ساتھ چومنے ہاتھ حاکم دیندار اور بادشاہ عادل کے اور بعضون نے کہا یہ سنت ہی
کذا فی المجتبی اور قنیہ مین ہی کہ چومنا عالم کے سر کا اچھا ہی انتہی اور نہین رخصت ہی بیچ
چومنے ہاتھ غیر عالم و عادل کے ہو المختار اور محیط مین ہی کہ اگر اسکے اسلام کی تعظیم اور اکرام ہی
جائز ہی اور واسطے حاصل ہونے دنیا کے مکروہ ہی مسئلہ طلب کیا کسی نے ایک عالم یا زاہد سے
کہ پھیلاوے طرف اوسکے قدم اپنے اور چومنے دے اوسکو قدم اپنے تو قبول کرے اوسکے
کہنے کو اور بعضون نے کہا کہ نہ اجازت دے اوسکی مسئلہ یہ جو کرتے ہین جاہل کہ چومتے
ہین ہاتھ اپنا جسوقت کہ ملتے ہین کسی سے پس یہ مکروہ ہی نہین اجازت ہی اسمین اور چومنا ہاتھ
یار اپنے کا وقت ملنے کے مکروہ ہی اجماعاً اور اسیطرح جو جاہل زمین بوسی کرتے ہین آگے
امرا اور علما کے پس یہ حرام ہی اور کرنے والا اور راضی ہونے والا ساتھ اوسکے دونو گنہگار ہوتے ہین

اسلیے کہ یہ مشابہ ہوتا ہی بت پرستی کے اور اگر کوئی کہے کہ آیا کافر ہوتا ہی زمین کو چومتے
اگر ہو بطور عبادت و تعظیم کے یا نہین ہوتا جواب یہ ہے کہ ہان کافر ہوتا ہی اور اگر بطور تحیت کے
ہو تو کافر نہین ہوتا گنہگار مرتکب کبیرہ کا ہوتا ہی **مسلہ** کتاب ملتقط مین ہی کہ تواضع واسطے
غیر اللہ کے حرام ہی **فائدہ** کہا گیا ہی بوسہ لینا پانچ طرح پر ہی بوسہ محبت کا واسطے
لڑکے کے رخسارے پر اور بوسہ رحمت کا واسطے ماباپ کے سر پر اور بوسہ شفقت کا واسطے
بھائی اپنے کے پیشانی پر اور بوسہ شہوت کا واسطے بیوی اپنی کے یا لونڈی اپنی کے
منہ پر اور بوسہ تحیت کا مومنین کے لیے ہاتھ پر اور زیادہ کیے بعضون نے دو بوسے امور دین
مین بوسہ حجر اسود کا اور بوسہ چوکھٹ کعبے کا **مسلہ** چومنا مصحف مجید کا بعضون نے
کہا بدعت ہی لیکن روایت کی گئی ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ لیتے تھے مصحف ہر صبح کو
اور چومتے تھے اسکو اور کہتے تھے کہ یہ عہد ہی میرے رب کا اور فرمان ہی میرے
رب عزوجل کا اور حضرت عثمان بھی چومتے مصحف کو اور ملتے اوسکو اپنے منہ پر **مسلہ**
روٹی کے چومنے کو امام شافعی نے لکھا ہی کہ وہ بدعت مباحہ ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ
حسنہ ہی اور کہا علما نے کہ مکروہ ہی روٹی کا بوسہ اور آیا ہی کہ نہ کاٹو روٹی کو ساتھ چھری کے
اور اکرام کرو اوسکا اس لیے کہ اللہ نے بزرگی دی ہی اوسکو واللہ اعلم بالصواب

فصل

چھٹی بیچ بیان بیع وغیرہ کے **مسلہ** نہین مضایقہ ہی ساتھ بیچنے اور نفع اوٹھانے گوبر مینگنی
ایسی نجاست جانورون کا اور امام شافعی کے نزدیک بیچنا اوسکا درست نہین اور مکروہ ہی بیچنا
آدمی کی خالص نجاست کا اور صحیح ہی بیچنا اوس کا اس حال مین کہ اوسمین مٹی یا راکھ ملی ہو
اور ہو غالب اور اسی طرح جایز ہی انتفاع ساتھ نجاست مذکورہ مخلوطہ کے نزدیک اصح کے
صاحب ہدایہ نے اسکو صحیح کیا ہی اور ملتقی مین بھی ایسا ہی ہی اور بعضے علما وغیرہ نے کہا کہ خاص

سے بھی نفع اوٹھانا درست ہے مسئلہ اگر کسی مسلمان کا کافر پر قرض آتا ہو اور وہ شراب بیچ کر ادا کرے تو جائز ہووے لینا اوسکا اور اگر مسلمان پر آتا ہو اور وہ شراب بیچ کر ادا کرے تو نہین جائز لینا اوسکا اس لیے کہ بیع اوسکی باطل ہے مگر جبکہ وکیل کردے وہ کافر کو ساتھ بیچنے اوسکے کے تو جائز ہے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اور صاحبینؒ کے نزدیک نہین جائز علی ہذا القیاس اگر مرے مسلمان اور چھوڑ جاوے مول شراب کا کہ بیچا ہو اوسکو مسلمان نے تو نہین حلال واسطے وارثون اوسکے کے اور اسی طرح کوئی کسب حرام والا مر جاوے تو میراث اوسکی حرام مطلق ہے وارثون پر مسئلہ جائز ہے سونا چڑھانا مصحف مجید پر اس لیے کہ اسمین تعظیم اوسکی کا ہے کہ جائز ہے منقش کرنا مسجد کو ساتھ پانی سونے کے اور جائز ہے تعشیر مصحف مجید کی یعنی ہر دس آیت پر لفظ تعشیر یا عشرہ کا لکھنا اور جائز ہے اعراب کرنا اسپر اس لیے کہ آسان تر ہے اس سے پڑھنا خصوصاً عجمیون کو پس مستحسن ہے اور علی ہذا القیاس نہین مضایقہ ہے ساتھ لکھنے نام سورتون کے اور شمار آیات کے اور علامات وقف کے اور مانند انکے کے پس یہ باب بدعت حسنہ ہے اور نہین مضایقہ ہے ساتھ رکھنے کاغذون احادیث کے اور مانند انکے کے مصحف مجید مین اور تفسیر مین اور فقہ مین اور مکروہ ہے رکھنا اونکا بیچ کتابون نجوم وادب کے مسئلہ مکروہ تنزیہی ہے چھوٹا کرنا مصحف مجید کا اور لکھنا اوسکو ساتھ قلم باریک کے مسئلہ جائز نہین لپیٹنا کسی چیز کو بیچ کاغذ فقہ کے اور مانند اسکے کے اور طب کی کتابون مین لپیٹنا جائز ہے مسئلہ جائز ہے داخل ہونا ذمی کا مسجد مین مطلقاً اور مکروہ رکھا اسکو امام مالکؒ نے مطلقاً اور مکروہ رکھا ہے امام محمدؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ نے مسجد الحرام مین داخل ہونیکو مسئلہ جائز ہے عیادت کرنی ذمی کی اور بیچ عیادت کرنے مجوسی کے دو قول ہین یعنی بعضون نے کہا جائز ہے اور بعضون نے کہا ناجائز اور جائز ہے عیادت کرنی فاسق کی بموجب روایت

صحیح تر کے اسیلئے کہ فاسق مسلمان ہی اور عیادت مسلمین کے حقوق سے ہی مسئلہ جائز ہی
خصی کرنا چارپایوں کا یہان تک کہ بلی کا بھی بشرطیکہ کچھ فائدہ ہو خصی کرنے مین والا حرام ہی
اور خصی کرنا آدمی کا حرام ہی اور بعضوں نے کہا گھوڑیکا خصی کرنا بھی حرام ہی اور مکروہ ہی محمد
یعنی خصیوں سے اس لیے کہ اسمین رغبت دلانی ہوتی ہی لوگون کو خصی کرنے پر اور وہ
حرام ہی مسئلہ جائز ہی چھوڑنا گدھے کا گھوڑی پر مسئلہ جائز ہی حقنہ بیماری کے لیے
ساتھ پاک چیز کے نہ ساتھ نجس کے اور اسیطرح نہیں جائز ہی پیر دوا کرنی مگر ساتھ پاک چیز کے
اور نہایہ مین جائز رکھا ہی علاج کرنے کو ساتھ حرام چیز کے جبکہ خبر دے اوسکو طبیب مسلمان
کہ اس مین شفا ہی اور نہ پاوے کوئی مباح چیز کہ قائم مقام ہوا اوسکے کذا فی الدر اور فتاوی عالمگیری مین ہی
کہ اگر اجازت دے مریض کو طبیب بیماری مین پینے شراب کے تو روایت کی گئی ہی ایک جماعت علماے بلخ سے
کہ وہ دیکھے اگر جانتا ہو یقینا کہ مین اچھا ہو جاؤنگا تو حلال ہی پینا اوسکا اور نقل کی
فقیہ عبد الملک نے اپنے اوستاد سے کہ نہیں حلال ہی پینا اوسکا اور نہیں جائز ہی کہ دوا کرے
ساتھ شراب کے کسی زخم کی یا پشت جانور کی اور نہیں جائز ہی کہ پلاوے شراب کسی ذمی کو یا لڑکے
کو دوا کے لیے اور وبال پلانے والے پر ہی مسئلہ اگر لقمہ حلق مین اٹک گیا ہو اور پانی پایا
نہین اوسکے اوتارنے کے لیے تو جائز ہی اوتارنا اوسکو ساتھ شراب کے اور جائز ہی پینا شراب کا
دفع پیاس کے لیے اگر پانی نہ ملے مسئلہ جائز ہی رزق قاضی کا بیت المال مین سے اگر بیت
المال حلال ہو کہ جمع کیا گیا ہو ساتھ حق کے والا نہیں جائز اور رزق سے یہ مراد ہی کہ اسقدر
کہ کفایت کرے اوسکو اور اوسکے اہل کو ہر زمانے مین اگرچہ غنی ہو بحسب صحیح تر روایت کے اور
جائز ہونا جب ہی کہ ہو بدون شرط کے اور اگر ہو ساتھ اجرت کے تو حرام ہی اسلیے کہ قضا
طاعت ہی نہیں جائز ہی اجرت لینی اوپر اوسکے تمام طاعتون کے کذا فی الکشف و الہدایہ مسئلہ

۳۵

مقرر کرنا لونڈی کو اور اُمّ ولد کو اور مکاتبہ کو بغیر محرم کے ہمارے زمانہ مین نہین جائز ہے بسبب
غلبہ اہل فساد کے اور فتوی اسیپر دیا گیا ہے مسئلہ جائز ہے خریدنا اوس چیز کا کہ ضرور ہے چھوٹے
لڑکے کے لیے او سکے بھائی کو اور چچا کو اور ماں کو اور ملتقط تو ایسا ملتقط کہ او سکی پرورش
مین ہو لڑکا واسطے نہین جائز اور نہین جائز ہے ملتقط کو یہ کہ اجرت کو دیدے یعنی نوکر رکھوا دے یا
مزدوری کرا لے اوسے کسیکے یہان لڑکے کو اور ماں کو جائز ہے یہ کہ اجرت کو دیدے اپنے بیٹے کو
اگر ہو او سکی پرورش مین اور چچا کو نہین ہے سو ہی اوسیطرح اگر اجرت کو دیدے چھوٹا لڑکا اپنے نفس کو
تو نہین جائز مگر جس وقت کہ فارغ ہوا کام سے تو واجب ہوگا مسمی یعنی اگر اجرت کو دیا نفس اپنے کو
اور جس کام کے لیے اجرت کو دیا تھا اوس سے فارغ ہوا تو جو اجرت ٹھیرائی تھی وہ دینی آویگی
مسئلہ جائز ہے بیچنا شیرہ انگور کا او سکے ہاتھ کہ جانتا ہے یہ کہ وہ بنا ویگا او سکی شراب ٹھیرا کے
مول لینے والا کافر ہو اور مسلمان کے ہاتھ بیچنا مکروہ ہے مسئلہ بیچنا امرد کا غلامی کے ہاتھ
او بیچنا ہتھیار کا اہل فتنہ کے ہاتھ نہین درست مسئلہ جائز ہے بیڑی ڈالنی غلام کے
پاؤن مین واسطے بچنے کے او سکی سرکشی سے اور بھاگنے سے اور مکروہ ہے طوق ڈالنا
اوس غلام کے گلے مین کہ اندیشہ ہو او سکے بھاگ جانے کا مسئلہ جائز ہے قبول کرنا تحفہ
غلام تاجر کا اور قبول کرنا اوسکی دعوت کا اور عاریت لینا جانور اوسکے کا اور مکروہ ہے
کپڑا یا نقدین یعنی سونا چاندی کو قبول کرنا اوسکا مکروہ ہے مسئلہ مکروہ ہے قرض دینا بقال کو
کہ جب تک ... شرط کہ لیا کرونگا اون مین سے متفرق جب چاہونگا اور اگر نہ شرط
کی ... لیکن جانتا ہو کہ دیتا ہون اسلیے تو بھی مکروہ ہے اسلیے کہ یہ قرض ہے کہ کھینچا
نفع کو ... ہاں اگر امانت رکھے اونکو تو نہین مکروہ اسلیے
کہ اگر وہ ہلاک ہو جاوین تو تاوان نہین دینا آتا اونکا اور اسیطرح اگر شرط کرے ... قرض ...

پھر نہیں ہے [illegible] مگر وہ [illegible] تھا تو نرد کے اور
شطرنج [illegible] بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اگر کوئی کھیلے ساتھ شطرنج کے یا نرد
کھیلے پس گویا کہ ڈبویا اپنا ہاتھ بیچ گوشت سور کے اور خون [illegible] اور بعض میں حدیث نقل
کی گئی ہے کہ ملعون ہے وہ شخص کہ کھیلے ساتھ شطرنج کے اور دیکھنے والا طرف شطرنج کے مانند
کھانے والے گوشت سور کے ہے اور بعضی کتابوں میں جو امام شافعی سے جائز ہونا شطرنج کا ساتھ
کتنی ایک شرطوں کے نقل کیا گیا ہے تو نصاب الاحتساب میں امام غزالی رح سے نقل کیا ہے کہ کہا
اونھوں نے کہ امام شافعی کے نزدیک بھی یہ مکروہ ہے پس معلوم ہوا کہ نقل جواز کا امام شافعی سے
اول ہوگا پھر رجوع کی اونھوں نے اس سے انتہی اور مکروہ ہے یہ کہ [illegible] مسئلہ درود
بھیجے بالاستقلال کسی پر سوائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مسئلہ مکروہ ہے کہنا دعا میں [illegible]
العز من عرشک اور بمقعد العز من عرشک اور مکروہ ہے کہنا اسئلک بحق انبیائک ورسلک و اولیائک
و اولیائک یا بحق البیت اس لیے کہ حق خلق کا خالق پر نہیں ہے مسئلہ اگر کوئی اوسکے کسی کو کہ
کر تو یہ کام بحق اللہ کے یا اللہ کی قسم ہے تجھکو تو نہیں لازم ہوتا اوسپر کرنا اور [illegible] کا لیکن [illegible]
زیادہ اوسکا مسئلہ مکروہ ہی بلند آواز سے کرنا مگر اللہ [illegible] کا مسئلہ [illegible] اور [illegible]
[illegible] اور جس شہر میں کہ [illegible] کے [illegible] والے [illegible] آرزو [illegible]
[illegible] طلب [illegible] کہتے ہیں [illegible] وہ
[illegible] کہ [illegible] سے [illegible] پس یہ تلقی جلب [illegible]
[illegible] ہے [illegible] اوسکا [illegible] شہر والے نے قافلے والوں
[illegible] دونو صورتوں میں مکروہ ہی [illegible] شہر والوں کو
[illegible] اگر [illegible] تو نہیں ہے [illegible] واسطے [illegible] اور اگر [illegible] تو

جوتا ہی احتکار مکروہ تا سطے ثابت ہونے ضرر کے اور بعضون نے کہا کہ مدت دراز اندازہ

کی گئی ہی ساتھ چالیس دن کے بموجب فرمانے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جو آدمی

طعام اسے چالیس رات تک جمع رکھے تو بیزار ہوتا ہی اللہ سے اور اللہ تعالی بیزار ہوتا ہی اوس سے اور

بعضون نے اندازہ کیا ہی مدت [illegible] ذکر ساتھ ایک مہینے کے اور بعضون نے کہا کہ مدت مذکورہ

واسطے عذاب دینے کے ہی دنیا مین یعنی حاکم کو سزا دینی واجب ہوتی ہی کہ مدت دراز ہو اور نہ

نہین اور گنہگار ہوتا تھوڑی مدت مین بھی ہوتا ہی اور واجب ہی کہ حکم کرے قاضی احتکار کرنے

والے کو ساتھ بیچنے اوس چیز کے کہ زیادہ ہو قوت اوسکے سے اور قوت اہل اوسکے سے پس اگر

نہ بیچے بلکہ مخالفت کرے حکم قاضی کی تو تعزیر دے اوسکو قاضی جس طرح مناسب جانے اور بیچ دے

غلہ احتکار والے کا [illegible] یعنی یہ کہ اگر خوف کرے امام شہر والون کے ہلاک کا تو لے غلہ احتکار

کرنے والون سے اور بانٹ دے شہر والون پر جب اونکو فراخی ہو تو دیوین وہ مثل اوسکے

واپس جوتا ہی احتکار ساتھ بند کر رکھنے غلہ زمین اپنی کے بلا خلاف [illegible] احتکار ہوتا ہی بیچ

دس [illegible] کے لانے اوسکو اور شہر سے اور نزدیک ابو یوسف کے نزدیک یہ بھی مکروہ ہی اور امام

محمد کے نزدیک اگر لیے شہر سے کہ لانا [illegible] شہر مین غلہ لایا جاتا تھا [illegible] تو مکروہ ہی

اور یہی مختار ہی [illegible] نرخ مقرر کرے حاکم [illegible] واسطے [illegible]

[illegible] تو نرخ مقرر کرے حاکم ساتھ مشورت [illegible] کتاب اختیار مین [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بسبب اسکے اور اوسکے پکڑنے کے لیے جو [illegible] ہو اگر [illegible] باب البیاعات
کہینچتا ہی اور اونکے بدلے نہین بیچتا مگر [illegible] ادا دے مگر جب [illegible] مین
بہسلا اون کے اوپر تو نہین چڑھے لوگون کے سبب پتہر مارنے کے اون کبوترون کو [illegible]
اوڑانے والا اور بہت منع کیا جاوے پہر اگر نہ باز رہے پہر منع کرنے سے تو ذبح کر ڈالے اون کبوترون کو
محتسب کہ فی الدر المختار [illegible] مین لکہا ہی کہ واجب ہی تعزیر اور ذبح کرنا اون کبوترون کا اور بنانا
کبوترون کا دل بہلانے کے لیے مباح ہی مسئلہ ایک شخص نے عرید مین چڑیا لین یا مانند اونکے
اور چہوڑ دیا اونکو جائز ہی اگر کہا وقت چہوڑنے اونکے کے یا مطلق کہ جو کوئی پکڑے اونکو بس وہ
اوسی کی ہین پہر اس صورت مین کوئی پکڑیگا تو اوسکی ملک مین آجاوینگی اور چہوڑنے
والے کی ملک سے نکل جاوینگی اور جب تک کوئی پکڑے گا نہین چہوڑنے والے کی ملک سے
نہین نکلینگی اگر وہ پہر پکڑے گا پہلے کسی اور کے پکڑنے کے تو باقی رہینگی اسی کی
ملک مین اور کسی کو اوس سے لینا نہین پہونچے گا اور نہ چہوڑ دینے سے اسکی ملک سے
نہین نکلینگی اور بعضون نے کہا نہین جائز ہی چہوڑنا [illegible] برابر ہی کہ کلام مذکور کہکر چہوڑے
یا بلون کہین چہوڑے اس لیے کہ ضائع کرنا مال کا ہی اگر کلام مذکور نہ کہا تو ظاہر ہی ضائع ہونا اسکا
اور اگر کہا بہی اکثر فائدہ نہین ہوتا ہی کیونکہ اوسکے پکڑنے پر سبب فوت ہوتا ہی انتفاع اوسکا
اور انتفاع غیر کا ساتہہ اسکے پس ضائع ہوتا ہی مال مسئلہ مختارات مین لکہا ہی کہ ایک شخص نے
چہوڑ دیا اپنے جانور کو یہ کہکر کہ یہ ابہی اسکے لیے ہی کہ لیوے اسکو اور کسی نے پکڑ لیا اوسکو تو
لیوے اوسکو اوس سے کہ پکڑا اوسکو مسئلہ بلی جب کہ ایذا دیتی ہو تو نہ مارے اوسکو
اور نہ کان مروڑے اوسکا بلکہ ذبح کر ڈالے اوسکو ساتہہ چہری تیز کے [illegible] ڈالیے
[illegible] مین کلام [illegible] مختلف ہی کہ جب ابتدا کرے وہ ساتہہ [illegible] کے تو نہین [illegible]

مار ڈالنے اوسکے کا اور اگر وہ ابتدا کرے تو مکروہ ہی اور اتفاق ہی علما کا اسپر کہ مکروہ ہی ڈالنا
چیونٹی کا پانی مین یہ دونون مسئلے فتاوی عالمگیری کی کتاب الکراہیۃ مین ہین مسئلہ
جائز ہی سوار ہونا اور بوجھ لادنا بیل پر اور ہل چلانا گدھے سے بغیر مشقت اور مارنے کے
اسواسطے کہ ظلم کرنا جانور پر اشد ہی ظلم کرنے سے ذمی پر اور ظلم کرنا ذمی پر اشد ہی ظلم کرنے
سے مسلمان پر مسئلہ نہین مضایقہ ہی ساتھ مسابقت کے تیراندازی مین اور بیچ دوڑانے
گھوڑون اور خچرون اور گدھون کے اور اونٹون کے اور پیادہ پا دوڑنے کے اسی لیے
کہ مسابقت ان چیزون مین اسباب جہاد سے ہی پس ہوگا مستحب پھر حلال ہی مال لینا
اسمین اگر شرط کیا جاوے مال ایک جانب سے اور حرام ہی اگر شرط کیا جاوے مال دونون
جانب سے اسلیے کہ یہ ہوتا ہی جوا مگر جبکہ ہو درمیان اون دونون کے محلل یعنی تیسرا شخص مال
کرنیوالا ہو اس شرط کو اور اوسکا گھوڑا ہم شکل ہو اون دونون کے گھوڑے کے احتمال اوسکے
بڑھ جانے کا ہو اون دونون پر والا نہین جائز ہوگا پھر جبکہ بڑھ جاوے وہ تیسرا اون دونون سے
تو لیوے مال اون دونون سے اور اگر وہ دونون بڑھ جاوین اوس سے تو نہ دیوے
وہ اون دونون کو اور ان دونون مین سے جو آگے بڑھ جاوے لیوے وہ دوسرے سے
اور ایسا ہی حکم اون دو شخصون کا ہی کہ اختلاف کرین ایک مسئلے مین اور ارادہ کرین جانے کا
ایک عالم کے پاس پس اگر مقرر کیا جاوے مال واسطے اوس شخص کے کہ صواب پر ہو تو
درست ہی اور اگر مقرر کیا جاوے مال ہر ایک کے لیے دوسرے پر تو نہین درست اور کشتی
لڑانی آپسمین بدعت نہین مگر جبکہ لہو و لعب کے لیے ہو تو مکروہ ہی اور مسابقت بغیر مال
مقرر کرنے کے جائز ہی ہر چیز مین مسئلہ مستحب ہی کترنا ناخنون کا دن جمعے کے مگر جبکہ جمعے تک
تاخیر فاحش ہو تو مکروہ ہی اسلیے کہ جسکے ہوتے ہین ناخون دراز ہوتا ہی رزق اوسکا تنگ اور

حدیث میں آیا ہے کہ جسنے کتروائے ناخون اپنے دن جمعے کے بچا رہی اوسکو اللہ تعالیٰ بلاؤن سے
دوسرے جمعے تک اور تین دن زیادہ اور منقول ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جسنے کترے
ناخون اپنے مخالف نہین دیکھتی ہے آنکھ اوسکی کبھی اور معنی مخالف کے حضرت علی رض کی اس بیت مین
ذکر ہین شعر قلموا اظفارکم بالسنة والادب ✱ یمینها خوابس یسارها اوخسب ✱ یعنی کترنا
ناخونون کا سنت و مستحب یون ہے کہ دا ہنے ہاتھ کے یون کترے اول چھنگلیا کا پھر بیچ کی انگلی کا
پھر انگوٹھے کا پھر چھنگلیا کے پاس کی انگلی کا پھر شہادت کی انگلی کا اور بائین ہاتھ کے یون کترے
اول انگوٹھے کا پھر بیچ کی انگلی کا پھر چھنگلیا کا پھر شہادت کی انگلی کا بعد چھنگلیا کے پاس کی
انگلی کا اور منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناخون کتروانے شروع کرتے تھے داہنے ہاتھ
کی شہادت کی انگلی سے اور پہونچتے اس ہاتھ کی چھنگلیا تک پھر بائین ہاتھ کی چھنگلیا
شروع کرکے اس ہاتھ کے انگوٹھے تک پہونچتے اور ختم کرتے اوپر انگوٹھے داہنے ہاتھ کے
اور ذکر کیا امام غزالی نے کہ نہین ثابت ہوئی ہے نقل بیچ ناخون کترنے پاؤن کے لیکن ہان
اولیٰ ہے کترنا انکا مانند خلال کرنے انگلیون پاؤن کے انتہی کہتا ہون مین کہ جواہر لدنیہ مین ہے
کہ کہا حافظ ابن حجر نے کہ ناخن لینے مستحب ہین جسطرح کہ احتیاج پڑے طرف اوسکے اور نہین
ثابت ہوا ہے بیچ کیفیت اسکی کے کچھ اور نہ بیچ تعیین دن کے واسطے اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور اسمین کچھ شعر حضرت علی رض کی طرف جو نسبت کرتے ہین وہ باطل ہے یعنی وہ شعر اون سے
صحت کو نہین پہونچا اور مستحب ہے کترنا ناخون اور مونڈنا زیر ناف کے بالون کا اور ستھرا کرنا
اپنے بدن کا ساتھ نہانے کے ہر ہفتے مین ایکبار اور افضل ہے کرنا انکا دن جمعے کے اور جائز ہے
پندرھوین دن اور مکروہ ہے ترک کرنا انکا زیادہ چالیس روز سے کذا فی الدر المختار ودر تاتارخانیہ میں
لکھا ہے کہ افضل یہ ہے کہ کترے ناخون اپنے اور لبین پست کرے اور مونڈے بال زیر ناف کے

اور شیرہ ایسے اپنے بدنکو ساتھ نہالے کے ہر ہفتے میں ایکبار پس یہ تو افضل ہے اور پندرہ دن
کے لیے اور بیس دن اور چالیس دن ابعد اسکے نہیں عذر ہے چالیس دنسے زیادہ میں اور مستحق وعید کا
ہوتا ہے منڈانا اور بال زیر ناف کا بہتر ہے اور بعضوں نے کہا سنت اور فتاوی عالمگیری میں لکھا ہے
کہ اوکھیڑنا سفید بالونکا زینت کے لیے مکروہ ہے اور سنت یہ ہے کہ داڑھی ایک مٹھی بھر ہو
اور اگر بڑھ جائے تو کتروا ڈالے [illegible] آیا ہے اور لعنت کیجاتی ہے اور حرام ہے مونڈانا داڑھی کا
اور [illegible] بعضوں نے کہا جائز ہے اور باقی تفصیل انکی آگے ذکر ہوگی
[illegible] مسئلہ ایک شخص نے سیکھا علم نماز کا یا [illegible] تا کہ سکھاوے لوگوں کو
اور ایک [illegible] نے سیکھا تا کہ عمل کرے اس پر ان دونوں میں سے پہلا شخص افضل ہے اسلیے
کہ فیض اسکا متعدی ہے اور روایت کی گئی ہے کہ مذاکرہ علم کا ایکساعت رات میں بہتر ہے
شب بیداری سے مسئلہ جائز ہے آدمی کو نکلنا واسطے طلب کرنے علم شرعی کے بغیر اذن
والدین کے اگر داڑھی نکلی ہو اوسکی مسئلہ اگر ایک شخص روزہ نماز پڑھتا ہے اور لوگوں کو ضرر
پہنچاتا ہے ساتھ ہاتھ اور زبان اپنی کے پس ذکر کرنا اوسکا ساتھ عیب کے اوسمیں نہیں ہے غی
بت یہاں تک کہ اگر خبر دے حاکم کو اوسکی تا کہ باز رکھے اوسکو نہیں گناہ اوسپر اور کہا
علماء نے اگر جانتا ہو کہ باپ اوسکا قادر ہے اوپر منع کرنے اوسکے تو آگاہ کرے اوسکو ساتھ عیب
بیٹے اوسکے کے اگرچہ ساتھ لکھنے بھیجنے کے ہو اور اگر باپ نہیں قادر ہے منع کرنے پر تو نہ آگاہ کرے
تا کہ نہ عداوت پڑے آپسمیں اور اگر ذکر کرے برائیاں اپنے بھائی مسلمان کی بطریق فکر اور غمخواری
کے تو نہیں ہوتی ہے غیبت غیبت یہ ہے کہ ذکر کرے عیب کو بارادہ برا کہنے کے اور اگر غیبت کرے
بستی والوں کی تو نہیں ہوتی ہے غیبت اس لیے کہ نہیں ارادہ کرتا ہے کل کا بلکہ بعض کا اور وہ
مجہول ہیں پس [illegible] ہے غیبت مجہول کی اور علی الاعلان گناہ کرنے والے کی اور [illegible]

صفات بہت سے اور سبب بد اعتقادی کے اور سبب ... اوس سے اور ...
شکوہ کرنے ظلم اوس کے کے آگے حاکم کے اور جیسیکہ مبتلی ہو غیبت زبان سے
ہوئیگا ویسے ہی ہوتی ہی ساتھ شکل کے اور کنایہ سے اور لکھنے کے اور حرکت کے اور اشارہ کے
اور چشمک زنی کے اور اشارات کے ساتھ ہاتھ کے اور جو چیز کہ سمجھا جاوے اوس سے
مقصود پس وہ داخل ہو غیبت میں اور وہ حرام ہی اور اسی قبیل سے ہی جو کہ کہا عائشہ رض نے
کہ داخل ہوئی ہم پر ایک عورت پس جبکہ پیٹھ پھیری اوس نے اشارہ کیا میں نے ساتھ ہاتھ
اپنے کے یعنی اوس کے ٹھنگنے ہونے کا پس فرمایا حضرت صلعم نے کہ غیبت کی تو نے اوسکی
اور اسی قبیل سے ہی نقل کرنی جیسے کہ لنگڑا کر چلے یا جیسے کہ وہ چلتا ہی پس یہ غیبت ہی بلکہ
بدتر ہو زبان کی غیبت سے اور اگر کہے جو لوگ گذرے ہیں آج یا جن لوگوں کو دیکھا ہی
آج اون میں ایک شخص ایسا تھا تو یہ غیبت ہوتی ہی جبکہ سمجھے مخاطب شخص معین کو اور جبکہ
نہ سمجھے مخاطب شخص معین کو تو جائز ہی اور شرح شخص معین ہی کہ غیبت یہ ہی کہ اپنے بھائی کو
ذکر کرے غائبانہ اسطرح کہ اگر وہ سنے تو ناگوار ہو اوسکو روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہا فرمایا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم کہ غیبت کیا ہی کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا
خوب جانتا ہی فرمایا ذکر کرنا تیرا اپنے بھائی کو ساتھ اوس چیز کے کہ کروہ جانے وہ عرض کیا
صحابہ نے کہ خبر دیجیے اسکی اگر ہو بیچ بھائی میرے وہ چیز کہ کہوں میں یعنی تو بھی غیبت ہو
فرمایا اگر ہو اوس میں وہ چیز کہ کہتا ہی تو پس تحقیق غیبت کی تو نے اوسکی اور اگر نہیں ہی اوس میں
وہ چیز کہ کہتا ہی تو تحقیق بہتان کیا تو نے اوسپر انتہی اور اگر نہ ہو یہی غیبت اوس شخص
کی جسکی غیبت کی ہو کفایت کرتا ہی غیبت کرنے والے کو نادم ہونا اور اگر غیبت اوس تک
پہونچی ہی تو ضرور کیا ہی بیان کرنا تمام اوس چیز کا کہ غیبت کی ہی اوس ... تعریف کی

آدمی کی تین طرح پر ہو ایک تو یہ کہ تعریف کرے اوسکے منہ پر یہ قسم تو وہ ہی کہ نہین کی گئی ہے
اس سے اور دوسری یہ ہو کہ تعریف کرے اوسکی غائبانہ لیکن جانتا ہی کہ خبر اسکی اوسکو
پہنچے گی یہ بھی [illegible] کی گئی ہی اور تیسری یہ کہ تعریف کرے اوسکی غائبانہ اسحالمین کہ نہ
پروا ہو اوسکے پہونچنے [illegible] پہونچنے کی اور تعریف کرے اوسکی ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ہی
پس اس تعریف کا کچھ مضایقہ نہین کذا فی العالمگیریہ مسئلہ صلۂ رحم واجب ہی اگرچہ
ساتھ سلام کے اور دعا کرنے کے اور تحفہ بھیجنے کے اور مدد کرنے کے اور دل بیٹھنے کے اور ہم کلام
ہونے کے اور لطف و احسان کرنے کے اور ملاقات کرے اقربا سے کبھی کبھی تاکہ زیادہ ہو محبت
یعنی ملاقات کرے اونسے ہر ہفتہ مین یا ہر مہینے مین اور نہ رد کرے حاجت اونکی اسلیے کہ رد کرنا اونکی
حاجت کا قطع رحم سے ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ اللہ تعالیٰ ملاپ رکھتا ہی اوس سے یعنی عنایت
و مہربانی کرتا ہی اوس پر کہ ملاپ رکھتا ہی اپنے ناتے دارون سے اور انقطاع کرتا ہی اوس سے
کہ انقطاع کرتا ہی ناتے [illegible] دارون سے اور روایت مین آیا ہی کہ سلوک کرنا ناتے دارون سے زیادہ
کرتا ہی عمر کو مسئلہ سلام کرے مسلمان ذمی کو اگر اوسکو کچھ حاجت ہو طرف اوسکے والا مکروہ ہی
جیسے مکروہ ہی مسلمان کو مصافحہ کرنا ذمی سے اور بخاری کی شرح مین کہ عینی کی ہی
لکھا ہی تحت شرح حدیث تقرأ السلام علی من عرفت و من لم تعرف کے کہ یہ تعمیم مخصوص ہی
ساتھ مسلمانون کے پس [illegible] سلام کرے ابتدا کافر پر بسبب قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے لا تبدؤا الیہود والنصاریٰ بالسلام الخ اور اسیطرح خاص کیا گیا ہی اس سے فاسق
ساتھ اور دلیل کے یعنی فاسق سے بھی پہلے ذکر سے سلام کو اور جسکے فسق مین شک ہو حکم
سلام علیک کرے یہان تک کہ ثابت ہو فسق اوسکا انتہی اور اگر سلام کرے یہود یا نصرانی
مسلمان پر تو نہین مضایقہ ہی اوسکے جواب دینے کا لیکن جواب مین فقط وعلیک کہے

اگر یہ امر اسے ذمی کو ازراہ تعظیم کے تو کافر ہو جاتا ہے اسلیے کہ تعظیم کافر کی کفر ہے اور اگر سلے مجوسی کو
یا استاد ازراہ تعظیم کے تو بھی کافر ہو جاتا ہے اور اگر کہے ذمی کو اطال اللہ بقاءک یعنی عمر تیری
دراز کرے اللہ پس اس کہنے سے اگر یہ ارادہ ہو اسکے دل میں کہ اگر عمر اسکی بڑی ہوگی
تو شاید یہ مسلمان ہو جاوے یا ادا کرتا رہے جزیہ حالت ذلت سے تو نہیں مضایقہ
اسکا یہ دونوں مسئلے کتاب اشباہ میں ہیں اور نہیں واجب ہے جواب دینا بھیک مانگنے والے
کے سلام کا اسلیے کہ اوسکا سلام نہیں ہوتا ہے واسطے تحیت یعنی دعا کے اور نہیں واجب ہے جواب دینا
اوسکے سلام کا کہ سلام کرے وقت خطبے کے اور جب آوے کسی کے گھر پر تو واجب ہے یہ کہ اذن
مانگے گھر میں آنے کے لیے پھر جب داخل ہو گھر میں تو سلام کرے پھر بیٹھے
کرے اور اگر میدان میں ملے کسی سے تو سلام کرے اول پھر کلام کرے اور اگر کہے کوئی السلام
یا زید تو نہیں ساقط ہوتا ہے جواب سلام کا ساتھ جواب دینے غیر زید کے اور اگر کہے یا فلان یا
کرے دو شخص معین کے تو ساقط ہو جاتا ہے جواب اگر اور کوئی جواب دیدے اور شرط کیا گیا ہے
بیچ جواب سلام کے اور چھینک کے سنانا اوسکا یعنی جواب سلام اور چھینک کا اسطرح دے
کہ سلام کرنے والا اور چھینکنے والا سن لے پس اگر بہرا ہو تو دکھاوے اوسکو حرکت دونوں
ہونٹوں کی اور ساقط ہو جاتا ہے جواب بامیوں سے ساتھ جواب دینے لڑکے عاقل کے اور بعضوں نے کہا نہیں
ساقط ہوتا اور ساقط ہو جاتا ہے جواب باتیوں سے ساتھ جواب دینے بڑھیا کے اور بیچ جواب دینے ... اور
... دو قول ہیں بعضوں نے کہا ساقط ہو جاتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ نہیں ساقط ہوتا
اور ظاہر عبارات ... سے معلوم ہوتا ہے کہ ترجیح ساقط ہونے کو ہے ... ایک ... جماعت کے یعنی
... جواب ... السلام علیکم ... سلام
... کہ السلام علیکم تو جواب دینے ... وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کے اور اگر سلام ...

[illegible] تو جواب میں [illegible] علیکم السلام ورحمة الله وبرکاته اور نہ زیادہ کرے جواب میں

[illegible] وبرکاته تک [illegible] وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته کہے اور کچھ نہ کہے

اور جواب دینا سلام کا اور چھینک کا [illegible] یعنی فی الفور واجب [illegible] جائز

جائز اور جس خط میں سلام علیک ہو تو واجب ہے جواب [illegible] اوسکا مانند جواب [illegible]

اور اگر کہے کوئی میری طرف سے فلانے کو سلام کہہ دینا [illegible] دینا سلام کا اور [illegible]

کرنا فاسق پر اگر فسق علی الاعلان کرتا ہو [illegible] فسق علی الاعلان نکرتا ہو تو نہیں مکروہ [illegible]

مکروہ ہے سلام کرنا اوس پر کہ عاجز ہو جواب [illegible] حقیقتاً [illegible] کے [illegible]

مانند نماز پڑھنے والے کے اور قرآن پڑھنے والے کے [illegible] اگر سلام [illegible] تو [illegible]

جواب کا [illegible] کے مصنف نے یہ لکھکر لکھا ہے کہ باب ما یفسد الصلوٰة میں لکھ دی [illegible]

کہ کچھ اوپر بیس جگہ سلام کرنا مکروہ ہے چنانچہ یہ عاجز لکھنے والا اس رسالے کا انکا ترجمہ [illegible]

یہاں لکھتا ہے اور طوالع الانوار کہ شرح او سکی ہے اوس میں [illegible] اچھی طرح [illegible] ذکر [illegible]

اوس شرح کا بھی ترجمہ کیا جاتا ہے اور متن کی علامت یہ ہے کہ اوپر خط کھینچ دیا ہے اور شرح

یونہی لکھی ہے وہ یہ ہیں جو نماز پڑھ رہا ہو خواہ فرض پڑھتا ہو خواہ نفل اگرچہ نماز جنازہ

پڑھتا ہو [illegible] سجدہ تلاوت کرتا ہو اور جو ذکر الله کا کر رہا ہو کسی طرح کا ذکر کرتا ہو خواہ تسبیح

خواہ تہلیل خواہ اور کچھ پس یہ شامل ہے خطیب اور محدث اور پڑھنے والے قرآن

وغیرہ کو کہ جو آگے مذکور ہیں اور پھر انکو اسلیے ذکر کیا کہ تا خوب واضح ہو جاویں اور پڑھنے والا

قرآن کا دیکھکر پڑھتا ہو یا یاد اور حدیث بیان کرنے والا اور خطبہ پڑھنے والا کوئی خطبہ

پڑھتا ہو اگرچہ خطبہ نکاح کا ہو اور مانند اسکے کے اور جو کہ سن رہا ہو انکو یعنی ذکر اور خطبہ اور

قرآن کو اگرچہ کوئی نماز میں پڑھتا ہو پکار کر اور یہ سن رہا ہو اور تکرار کرنے والا فقہ کا یعنی جو کہ

مسائل فقہ کے یاد کرتا ہو اور مطالعہ کرتا ہو فقہ کا اور بیٹھے الا قضا کے لیے یعنی جس حال مین
کہ قاضی بیٹھا ہو لوگون کے قضیے فیصلہ کرنے کو تو اوسوقت سلام علیک کرنی اون سے
روہی اور جو کہ بحث کر رہے ہون فقہ مین یعنی آپسمین ذکر کر رہے ہون مسائل فقہ کے
الغرض کر رہے ہون آپسمین یا پوچھ رہے ہون عالم سے مسائل چھوڑ دے انکو یعنی
مشغول کرانکو ساتھ سلام کے کتاب روضہ مین لکھا ہی کہ جب داخل ہووے تو اگر کوئی قوم
اور وہ قوم یا کوئی اونمین سے بیان کرتا ہو علم کو اور باقی سن رہے ہون تو مکروہ ہی اونپر
سلام علیک کرنی اور اگر کرے سلام تو گنہگار ہوتا ہی اور لازم آتا ہی اون پر جواب دینا [illegible]
او صحیح یہ ہی کہ جواب دینا لازم نہین آتا اور جو اذان دے رہا ہو یا تکبیر کہتا ہو اور مدرس یعنی
جو علم پڑھا رہا ہو اور عورتین جوان اجنبی اس سے معلوم ہوا کہ بڑھیون پر اور اون عورتون پر
کہ اجنبی نہین ہین مانند بیویون اور محارم کے سلام کرنا جائز ہی اور کھیلنے والے شطرنج کے
اور جو کہ مشابہ ہین اونکے اخلاق کے یعنی چوسر یا گنجفہ یا مانند اسکے اور کھیل کھیلتے ہین
اور چلپی مین نقل کیا ہی کہ نہین مضایقہ ہی سلام علیک کرنے کا کھیلنے والے شطرنج کھیلنے نزدیک
امام ابو حنیفہ کے اس لیے کہ بسبب جواب سلام کے باز رہیگا اوس سے پس جسقدر باز رہا
غنیمت ہی اور جو کہ اپنی بیوی یا لونڈی سے فائدہ اوٹھا رہا ہو یعنی صحبت کرتا ہو یا کرتا ہو وہ
چیزین کہ باعث جماع ہین مانند مساس وغیرہ کے اور کافر یعنی اوسپر بھی بلا ضرورت سلام نکرے
اسلیے کہ حرام ہی سلام کرنا اوسپر یہان تک کہ اگر سلام کرے اوسپر دانستہ اور یہ معلوم ہو
کہ یہ کافر ہی تو کہا اوس سے کہ پھیر دے مجکو سلام میرا اور وہ کہ کھلا ہو ستر اوسکا اگرچہ بضرورت
کھلا ہو اور کتاب روضہ مین لکھا ہی کہ جب داخل ہو حمام مین تو سلام نکرے اونپر کہ وہ اسمین ہون
ننگے ہون یا نہون نزدیک امام اعظم کے اور صاحبین کے نزدیک اگر ستر اوسکا ڈھکا ہوا ہے

اور جس میں تو نہیں اور جو کہ کھاتا یا پیتا ہو [illegible]

سلام [illegible] بسبب وہ پہلے فراغ کے اور مشغول ہونیکے بھی اور جس میں [illegible] دینا

تھا اور جو کہ کھانا کھاتا ہو اوسپر بھی سلام نکر مگر جبکہ ہو تو بہوکا اور امید اوسکی ہو کہ

پونہچے مجکو اوسکے کھانے میں سے اور جانتا ہو تو کھانے والے کا حال کہ وہ منع نہیں کریگا

کسی کو کھانے سے تو کر سلام پس نہیں مشروع ہوا اوسپر سلام مگر ساتھ ان دو قیدون کے

کی کمی کے اور شفقت اپنے اوستاد پر یعنی جب داخل ہو طالب علم اپنے شیخ پر اور شیخ پڑھنے

پڑھانے میں مشغول ہو تو اوسپر بھی سلام کرنا مکروہ ہی اور گانے والا یعنی اسپر بھی سلام کرنا

مکروہ ہی اور اوڑانے والا کبوترون کا اور کبوتر اوڑانے والے پر اور گانے والے پر جو سلام

کرنا مکروہ ہی آیا وقت گانے اور اوڑانے کے ہی یا مطلق جواب یہ کہ اگر یہ دونون موصوف

ہون ساتھ گانے اور اوڑانے کے یہان تک کہ پکڑا ہو اون دونون نے اسکو پیشہ اور

اکرام کیے جاتے ہون اس سبب سے تو اطلاق اولی ہی یعنی ہر حال اون سے سلام علیک

مکروہ اور اگر یہ فعل اون سے اتفاقاً سرزد ہوتے ہون تو تقیید اولی ہی یعنی وقت گانے

اور اوڑانے کے مکروہ ہی واللہ اعلم اور بعضون نے کہا ہی کہ ان پر بھی سلام کرنا مکروہ ہی

[illegible] اور [illegible] لغو کلام کرنے والا اور جو [illegible]

[illegible] جو عورتون کو بازار میں قصداً دیکھے کہ اپنے کو برا کہتا ہو اور بعضون کے

نزدیک مکروہ ہی سلام کرنا اون پر جو بیٹھے ہون مسجد میں منتظر نماز کے اسلیے کہ [illegible]

[illegible] کے ہی اور تصحیح کی ہی کتاب ضیاء میں ساتھ واجب ہونے جواب کے

[illegible]

اور [illegible]

نہ جواب دے سلام کا اور گنہگار ہوتا ہے سلام کرنے والا اسلیے کہ خطبہ یا پنجگانہ نماز کے ہی آخر ردو مہم
مکروہ ہے سلام اوس قوم پر کہ مشغول ہین نماز مین اور اگر سلام کرے اون پر تو گنہگار ہوتا ہے
سلام کرنے والا اور نہ جواب دے وہ اوسکے سلام کا اسلیے کہ فاسد ہو جاویگی نماز اوسکی
اور تیسری مکروہ ہے سلام وقت پڑھنے قرآن کے یہان تک کہ اگر داخل ہو کوئی اوس قوم پر
کہ پڑھ رہے ہون قرآن پکار کر یا ایک انمین پڑھتا ہوا اور اور سن رہے ہون تو مکروہ ہے سلام
کرنا اونپر اور گنہگار ہوتا ہے سلام کرنے والا اور لیکن جواب دین وہ اوسکے سلام کا اسلیے کہ وہ قادر
ہین اوپر حاصل کرنے فضیلتون کے لئے یعنی اوپر جواب دینے کے اور پڑھنے کے یا سننے کے
اور چوتھی وقت مذاکرہ علم کے اور باقی سن رہے ہون ان مکروہ ہے سلام اور گنہگار ہوتا ہے سلام کرنیوالا
و لیکن اوپر لازم ہے جواب دینا اوسکے سلام کا واسطے قادر ہونے اونکے کے اوپر حاصل کرنے
دونون امرون کے اور پانچوین وقت اذان کے اور تکبیر کے سب نمازون مین یہانتک
کہ جب موذن اذان دیتا ہو یا تکبیر کہتا ہو اور قوم مشغول ہون جواب دینے اذان اور تکبیر مین
پس آوے ایک شخص اور سلام کرے تو مکروہ ہے اوسکو سلام کرنا پس اگر وہ سلام کرے تو گنہگار
ہوگا لیکن وہ جواب دین سلام کا واسطے قادر ہونے اونکے کے اوپر حاصل کرنے دونون
امرون کے بغیر اسکے کہ سبب ہوے قطع کرنے کسی چیز کا کہ واجب ہوا ہے اعادہ انتہی اور ابو اللیث
نے لکھا ہے کہ ان صورتون مین جواب نہ دین اور لکھا ہے کہ اگر سلام کرے اوسپر کہ ہو پاخانہ مین
تو نہ جواب دے اور شرح شرعہ مین لکھا ہے کہ نہ جواب دے وہ کہ مشغول ہو قرآن کے پڑھنے مین
اور دعا مین اور جو کہ بیٹھے ہون مسجد مین واسطے تسبیح کے یا پڑھنے قرآن کے یا منتظر نماز کے
انتہی اور مکروہ ہے سلام کرنا لبیک کہنے والے پر اور واجب ہے اسکو جواب دینا
اور داخل ہوے تحت ذکر کرنے والے کے مین جب جانا دونے کہ بیچ واجب ہونے اسکے

اور نہ واجب ہونے کے خلاف ہو بعضے مسائل مین پس مبتلا ہونے والے پر لازم ہی یہ کہ تعبیر
کرے پس جواب سے وقت نہونے مضرت کے دین مین اور نہ جواب مے وقت ہونے
مضرت کے اور اسی لیے مجمل بیان کیا اسکو شارح نے اس لیے کہ یہ مقام محتاج ہو طرف تقریر
اسکا اور جبن ہو کہ ترک کیا گیا ہی سلام کرنا بسبب فسق انکے کے اگر وہ سلام کرین تو واجب
جواب دینا اونکے سلام کا اور جب منع کیا گیا سلام کرنے سے غیر محرم عورتون پر بسبب خوف
فتنہ کے تو جواب دینا انکے سلام کا اشد منع ہوگا اور تصریح کی ہی کتاب ضیا مین ساتھ جواب
ہونے جواب سلام کے یعنی لینے سلام علیکم کے ساتھ جزم میم کے لفظ سلام مین اس لیے کہ تحقیق
ہی پس جہان کہین کہ الف لام نہین داخل ہوتا ہی تو تنوین ہی جاتی ہی یعنی دو پیش دیتے ہین اور
اگر الف لام داخل ہوتا ہی تو پیش پڑھتے ہین اور سکون درمیان کلام مین لحن ہی مانند وقف کے
حرکت پر یہ کہا رحمتی نے اور کہا چلپی نے کہ پس بنا بر اسکے یعنی مخالف ہونے سنت کے اگر وقف
دین میم کو بغیر الف لام داخل ہونے کے تو ہوگا مانند جزم میم کے واسطے مخالف ہونے سنت کے
انتہی اور کہا سید طحطاوی نے کہ مانند اسی کے ہی جبکہ الف لام بھی داخل ہو اور تنوین بھی ہو یا فقط
السلام ہی کہے یا خطاب کرے ساتھ افراد کے یعنی السلام علیک کہے تو ان صورتون مین بھی
جواب دینا نہین واجب ہوتا ہی انتہی اور ماحاصل اس چیز کا کہ کتاب ضیا مین روضہ سے نقل
کی ہی یہ ہی کہ لفظ السلام علیکم ساتھ لام کے یا سلام ساتھ تنوین یعنی دو پیشون کے اور یہ دونون
ان دونون لفظون کے جیسا کہ کہتے ہین جاہل نہین ہوتا ہی سلام اور ساتھ لام کے افضل اور
ہوتا سلام کے ساتھ جزم میم کے کچھ نہین اور جواب اسکا نہین واجب ہوتا ہی انتہی تمام ہوا بیان
اور مکان کہ جن مین سلام کرنا مکروہ ہی اور اگر داخل ہو گھر مین اور نہ دیکھے کسی کو تو کہے السلام علینا
[illegible] مسئلہ مکروہ ہی دینا اوسکو کہ سوال کرے مسجد [illegible]

اگر حیلہ نہ چلا سکا تو جاوے گرو ہین لوگون کی تو نہیں مکروہ بحسب روایت مفتی بہ کے مسئلہ سب ناموں
مین محبوب نام عبد اللہ و عبد الرحمن ہین اور جائز ہی نام رکھنا ساتھ علی اور رشید
اور سوا انکے ساتھ اور نامون اللہ تعالی کے کہ مشترک ہین اور ارادہ کیا جاتا ہی بیچ حق ہمارے
غیر اس چیز کا کہ ارادہ کیا جاتا ہی بیچ حق اللہ تعالی کے لیکن نام رکھنا ساتھ غیر انکے بیچ ہمارے
زمانے کے بہت اولی ہی اس لیے کہ عوام تصغیر کرتے ہین اونکو وقت پکارنے کے اگر جسکا
نام محمد ہو اگر اوسکی کنیت ابو القاسم رکھی جاوے تو کچھ مضایقہ نہیں اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا قول سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی منسوخ ہو اسلیے کہ حضرت علی نے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھکر کنیت مقرر کی اپنے بیٹے محمد بن الحنفیہ کی ابو القاسم اور مکروہ ہی
آدمی اپنے باپ کو اور عورت اپنے خاوند کو نام لیکے پکارے مسئلہ مکروہ ہی کلام کرنا
اور پاخانے مین اور وقت جماع کرنے کے اور وقت پڑھنے قرآن کے اور وقت وعظ کے
پس کیا گمان ہی تیرا ساتھ کلام کے وقت نماز کے کہ لوگ اسکو جدا کرتے ہین مسئلہ عربی زبان کو
فضیلت ہی اور زبانون پر اور وہ زبان اہل جنت کی ہی جو کوئی سیکھے یا سکھاوے تو اوسکو ثواب
دیا جاتا ہی اور روایت شریعت مین آیا ہی کہ دوست رکھو عرب کو تین سبب سے اول تو اسلیے
کہ مین عربی ہون دوسرے اسلیے کہ قرآن عربی ہی اور تیسرے اسلیے کہ زبان اہل جنت کی عربی ہی
مسئلہ سخی لیپنی قبرون پر نہیں مکروہ بسبب روایات مختار کے اور بعضون نے کہا مکروہ
ہی مسئلہ مکروہ ہی آرزو کرنی موت کی بسبب غصے کے یا تنگی معاش کے لیکن بسبب ڈر
کے فتنہ پڑنے کے گناہ مین اصل یہ کہ مکروہ ہی آرزو کرنی موت کی بسبب خوف فتنہ
دین کے مسئلہ نہیں مضایقہ ہی موتی کا پہننا لڑکے کو واسطے تیمن کے
اگر در مختار شرح اوسکی ہی لکھا ہی اور سراجیہ اور تنویر مین ہی اور ترغیب کے

اقوال علما کے نقل کر کے لکھا ہی کہ معتمد مذہب مین حرمت ہی پہننے موتی اور مانند اسکے کی
مردون پر اسلیے کہ یہ زیور عورتون کے سے ہین مسئلہ مکروہ ہی واسطے ولی یعنی باپ وغیرہ کے
پہنانا ریشمی زیب اور کپڑونکا لڑکون کو مسئلہ نہین مضایقہ ہی لڑکی کے کان چھیدنے کا اور
ناک چھیدنیکا حکم کہین دیکھنے مین نہین آیا مسئلہ ایک لونڈی زید کی ہی اور بکر کہتا ہی کہ مجکو
وکیل کیا ہی زید نے ساتھ بیچنے اوسکے کے تو حلال ہی عمرو کو خریدنا اوسکا اور صحبت کرنی اوس کے
واسطے قبول کرنے قول بکر کے اگر گمان غالب ہو بکر کے سچے ہونے کا اور اگر گمان ہو غالب بکر کے
جھوٹے ہونے کا تو نہ قبول کرے قول اوسکا اور نہ خریدے اوس سے اور اگر نہ خبر دے
بکر عمرو کو کہ یہ چیز کسی اور کی ہی تو نہین مضایقہ اوسکے خریدنے کا اوس سے مسئلہ حلال ہی صحبت کرنی
اوس عورت سے کہ بیاہ کر لائی گئی نزدیک خاوند کے اور کہا ایک عورت نے کہ یہ بیوی تیری ہی
مسئلہ حلال ہی نکاح اوس عورت سے کہ کہا طلاق دی مجکو خاوند میرے نے اور ہو چکی [illegible]
میری یا کہا کہ تھی مین لونڈی فلانے کی آزاد کر دیا مجکو اوسنے ان سب صورتون مین نکاح جائز ہی
اگر واقع ہو مرد کے دلمین سچ کہنا اوسکا کہتا ہون مین حاصل یہ کہ مرد کو جب خبر دے عورت ساتھ
[illegible] اگر [illegible] یا پڑے مرد کے دلمین سچ کہنا اوس عورت کا تو نہین
مضایقہ ہی نکاح کرنے کا اوس سے اور اگر خبر دے ساتھ ایک امر مستبعد کے تو نہین جائز
جب تک کہ نہ استفسار کرلے فروع مسئلہ خوش الحانی سے پڑھنا قرآن کا اور کہنا اذان کا
خوب ہی بشرطیکہ نہ زیادہ ہون حروف اور اگر زیادہ ہون حروف تو مکروہ ہی اوسکے پڑھنے
والے کے لیے اور سننے والے کے لیے اور اسیطرح کے پڑھنے والے کے لیے اگر کہے احسنت
تو یہ اگر اوسکے صوت کے لیے کہا تو اچھا ہی اور اگر اوسکی قراءت کے لیے کہا تو خوف کفر کا ہی
مسئلہ مناظرہ علم دین واسطے نصرت حق [illegible] عبادت ہی اور تین باتون سے ایک بات کے لیے

کرے تو حرام ہے واسطے غالب ہونے کے مسلمانوں پر اور واسطے اظہار علم اپنے کے اور واسطے
حاصل ہونے دنیا یا مال یا قبولیت کے یعنی لوگوں میں مقبول ۔ عزیز ہو مسئلہ درس کہنا اسکو
واسطے وعظ اور نصیحت قبول کرنے لوگوں کے سنت انبیاء اور رسولوں کی ہے اور واسطے
حاصل ہونے ریاست کے اور مقبول ہونے کے عوام کے نزدیک مکروہ ہے [illegible] و عاری
کے ہے مسئلہ پڑھنا قرآن کا ساتھ قرأت معروف اور شاذ کے دفعۃً واحدۃً مکروہ ہے مسئلہ
مستحب ہے واسطے مرد کے خضاب کرنا سر کے بالوں کا اور داڑھی کا اگرچہ غیر لڑائی میں ہو مجموع
یعنی سرخی یا زردی
صحیح تر روایت کے اور مکروہ ہے [illegible] خضاب [illegible] میں [illegible] ہوا اور خزانۃ الروایات میں
یہ مسئلہ خوب مفصل ہے کہ نہ خضاب کرے ساتھ سیاہی کے اسلیے کہ اس میں وعید عظیم آئی ہے اور
خضاب کرے ساتھ سرخی یا زردی کے اور مضمرات میں ینابیع سے لکھا ہے کہ منقول ہے امام ابو حنیفہ
سے کہ اگر خضاب کرے سر کو یا داڑھی کو ساتھ مہندی کے یا وسمے کے تو اچھا ہے اور مکروہ ہے خضاب
ساتھ سیاہی کے اور تاتارخانیہ میں لکھا ہے کہ اتفاق ہے مشائخ رحمہم اللہ کا اسپر کہ خضاب کرنا
ساتھ سرخی کے مردوں کے حق میں [illegible] عورتوں سے [illegible] خضاب ساتھ
سیاہی کے اگر غازی کرے واسطے ہیبت [illegible] تو اچھا ہے اور اگر [illegible] اسواسطے کہ
مزین کرے اپنے تئیں عورتوں کے لیے [illegible]
تمام ہوا مضمون خزانۃ الروایات کا اور [illegible] ساتھ سیاہی کے [illegible]
لکھا مسئلہ جو کتابیں کہ قابل انتفاع کے نہوں مٹایا جاوے [illegible] اللہ کا اور اسکے
فرشتوں اور رسولوں کا اور جلا دیں باقی اور نہیں ہے مضائقہ اسکا [illegible] دنیا بھی
میں جو نکمی ہوں یا دفن کر دی جاویں اور یہ بہت خوب ہے کذا فی [illegible] حاشیہ میں
خزانۃ سے نقل کی ہے کہ مصحف جب پرانا ہو جاوے کہ پڑھ سکے [illegible] ہر حرف [illegible]

[illegible] گر [illegible] بتی اوسکی اوپر نہ پونچے تو کچھ اندیشا ہو انتہی اور مصحف مجید
کو لات [illegible] سے نہین جائز ہی یہ کہ جلد بنا دے اوسکی قرآن کے کذا فی القنیہ مسئلہ
[illegible] ہی [illegible] کرلیوے بغیر عوض حق اپنے کا اور امام شافعی کے نزدیک اوسکا بھی
[illegible] اور [illegible] بہت وسعت ہی مسئلہ ایک عالم نے ایا مول اوکو لئے لوٹے کا
[illegible] ہست [illegible] کچھ میوا وغیرہ کا او باقی آپ رکھ لیا تو یہ جائز ہی اوسکو
اسلیے کہ وہ [illegible] کردیا [illegible] کہ ان کے باپون نے مسئلہ پائی ایک
شخص نے ایسی چیز کہ کچھ قیمت نہین رکھتی ہی تو نہین مضایقہ فائدہ اوٹھانے کا
اوس سے اور اگر وہ چیز قیمتی ہوا اور پانے والا غنی ہو تو تصدق کر دے
اوسکو مسئلہ نہین مضایقہ ہی جماع کرنے کا اوس گھر مین کہ اوسمین مصحف
مجید ہو مسئلہ نہ سوار ہو عورت [illegible] پر اسلیے کہ حدیث مین وارد
ہوئی ہی اوسکے منع مین اور [illegible] اوس صورت مین ہی کہ بطور لہو کے سوار ہو
اور اگر سوار ہو واسطے حاجت [illegible] کے یا [illegible] دینی یا دنیوی
[illegible] ہوئی [illegible] تو نہین مضایقہ [illegible] اوسکا
[illegible] ذکر اللہ [illegible] سے طلوع ہونے آفتاب تک
[illegible] قرآن [illegible] پڑھنا قرآن کا وقت طلوع
اور غروب آفتاب کے اور نہین مضایقہ ہی واسطے امام کے پیچھے نماز کے
ساتھ پڑھنے آیۃ [illegible] اور آیتون اخیر سورہ بقرہ کے اور چپکے پڑھنا افضل ہی
اور پڑھنا فاتحہ کا [illegible] کے [illegible] واسطے مہمات کے بدعت ہی کہا اوستاد ہمارے نے
لیکن یہ بدعت حسنہ ہی [illegible] کے [illegible] کذا فی اہ [illegible] عالمگیری مین لکھا ہی

کا افضل ہے پڑھنے قرآن کے خارج صلوۃ سے جہر ہے اور پڑھنا فاتحہ کا بعد نماز فرض کے جمع
ہوکر واسطے مہمات کے چپکے یا پکار کر مکروہ ہے اور اختیار کیا قاضی بدیع الدین نے کہ یہ نہیں
مکروہ اور اختیار کیا قاضی امام جلال الدین نے کہ اگر ایسی نماز ہو کہ بعد اوسکے سنت
ہو تو مکروہ ہے و الا نہیں اور پڑھنا سورہ کافرون کا آخر تک جمع ہو کر مکروہ ہے اس لیے
کہ یہ بدعت ہے نہیں نقل کیا گیا صحابہ اور تابعین رضہ سے لنتقہ مسئلہ رشوت نہیں ملک مین
آتی ہے ساتھ قبضہ کرنے کے اور نہیں مضایقہ ہے رشوت دینے کا جبکہ خوف کرے اپنے جی
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیتے تھے شاعروں کو اور اوسکو کہ ڈرتے ... یار اوسکی ہجو سے مسئلہ
اہل محلہ کو مال جمع کرکے دینا امام کے تئین اچھا ہے مسئلہ سخت حرام ہے ہر وہ چیز کہ لیوے ذی
ہر باج پر مانند نمک و گھانس اور پانی اور کانون کے یعنے جنگل مین یہ چیزین مباح الاصل ہین
جو پیدا ہوتے ہے ان چیزون پر کچھ لینا نہ چاہیے اور اسی طرح غنیمت حرام ہے ہر وہ چیز
کہ لیتا ہے غازی واسطے جہاد کے اور شاعر بسبب شعر کے اور مسخرا اور نقال اور تمام باجے والے اور لٹنا
اور جو کھیلنے والا اور کودنے والا اور مانند انکے مسئلہ کہا ایک شخص کو کسی نے اے خبیث
یا مانند اسکے کہ برا جانتا ہے اوسکو سچ بولنا ہے کہ نہ واجب ہے عذر کو مگر ترک کرنا اوسکا افضل ہے مسئلہ
جسکے لڑکے ہون اور مال ہو تھوڑا تو نہ وصیت کرے صدقہ نفل کی مسئلہ نماز اور صدقہ وغیرہ کہ ریا
واسطے نہیں ثواب ملتا مسئلہ کاتنا مرد کا اور بسبب کاتنے عورت کے مکروہ ہے اور مکروہ ہے مرد کے
لیے چھونا عورت کا اور عورت کو چھونا مرد کا مسئلہ جائز ہے مرد کو مارنا اپنی بیوی کے تئین اوپر ترک کرنے
نماز کے کذا فی الدر اور ملتقی مین لکھا ہے کہ جائز ہے خاوند کو یہ کہ تعزیر دے اپنی بیوی کو اوپر ترک کرنے
زینت کے اور بسبب اسکے کہ صحبت کرنے کو بلاوے اور وہ انکار کرے یعنے بلا عذر اور بسبب ترک کرنے
نماز کے اور بسبب ترک کرنے غسل جنابت کے مسئلہ نہیں واجب ہے خاوند پر طلاق دینا

بیوی [illegible] مسئلہ نہین جائز ہی وضو کرنا اون حوضون سے کہ طیار کیے گئے ہون پینے کے
[illegible] کیا جاوے وضو کرنے سے اون سے اور اوسمین اور اوٹھا لیجانا اوس پانی کا اپنے
اہل کے لیے جائز ہے مگر اذن دیا گیا ہو لیجانے کا والا نہین جائز مسئلہ جھوٹ بولنا مباح ہی واسطے
خلاصی حق اپنے کے اور واسطے دفع کرنے ظلم کے نفس اپنے سے اور مراد یہ ہی کہ تعریض یعنی کنایہ کرنا
جھوٹ کا جائز ہوا سلیے کہ صریح جھوٹ حرام ہی یہ کتاب مجتبی مین ہی اور وہبانیہ مین ہی کہ جائز ہی جھوٹ
بولنا صلح کروانے کے لیے دو شخصون مین یا دفع ظلم کے لیے اور اپنی بیوی کے راضی کرنے کے لیے
اور لڑائی مین تاکہ فتحیاب ہو کفار پر مسئلہ مکروہ ہی حمام مین [illegible] سے مسئلہ کھڑے
ہونا [illegible] کی تعظیم کے لیے جائز ہی اور غیر اہل علم کے لیے بھی کھڑے ہونے کو بعضون نے ثابت کیا
مسئلہ فسق ہی عادت ڈالنی گذرنے کی مسجد جامع مین سے اور فسق ہی تعلیم کرنا لڑکون کا مسجد مین
[illegible] کا دسیر اگرچہ کم ہو [illegible] مگر یہ کہ ہنوز مین غصب کی
[illegible] دفن کرنے کے اور نہین مضایقہ ہی لیجانا مردے کا پہلا
[illegible] کے لیے کہ مسافت مقبرون کی کبھی ہو پہنچتی ہی اس
[illegible] کذا فی البرہان شرح مواہب الرحمن اور در مختار کی کتاب الوصیة مین لکھا ہی کہ اگر کوئی
[illegible] فلانا شخص [illegible] یا میرا جنازہ لیجایا جاوے بعد مرنے کے اور شہر مین
یا کفن دیا جاوے [illegible] کپڑے کا یا ایسی جاوے قبر یا کھڑا کیا جاوے قبر پر شامیانہ یا وصیت کرے
اس شخص کے لیے کہ پڑھے نزدیک قبر اسکی کے ساتھ شی معین کے یعنی جیسے بیان کے آخر کی
قیدون پر حافظ کر رکھے جاتے ہین پس یہ وصیت باطل ہی مسئلہ جائز ہی فربہ کرنا اپنی بیوی کا لیکن
پیٹ بھرنے سے زیادہ نہ کھلاوے مسئلہ منع کیجئے عورت اس سے کہ ران لگے کسی سے
تعویذ حب کا واسطے خاوند اپنے کے کذا فی الدر اور عالمگیری مین لکھا ہی کہ اگر ارادہ کرے ایک

عورت پیدا کرے تعویذ تا کہ دوست رکھے اوسکو خاوند اور تھا وہ بغض رکھتا اوس سے تو یہ تعویذ
کرنا حرام ہی حلال نہین مسئلہ مکروہ ہی عورت کو سعی کرنی واسطے اسقاط حمل لینے کے اور جائز ہی اسقاط
بسبب عذر کے جب تک کہ جان نہ پڑے بچے مین اور اگر حمل گرا دے عورت اسطرح کہ بچہ مردہ
نکلے تو اوس کی عوض مین مانگی عاقلہ کو غرہ یعنی پانسو درہم دینے آتے ہین اوس بچے کے باپ کے
تئین مسئلہ عاشورے کے دن سرمہ لگانا جائز ہی کذا فی الہدایہ اور نہین مضایقہ اسکا کہ پکاوے
دلیہ وغیرہ عاشورے کے دن تا کہ فراخی ہو عیال پر اور بہت سے مسکین کھاوین اور ثواب
دیا جاتا ہی پیر مسئلہ مارنا غیر کے غلام کا جائز ہی اوس کے حکم سے اور نہین جائز مارنا آزاد کا
اگرچہ باپ حکم کرے مسئلہ زیادہ ثواب ہی پڑھنے قرآن کے سے سننا قرآن کا کذا فی الدرر
طوالع الانوار کہ شرح اوسکی ہی اوسمین لکھا ہی بیچ باب مفسدات نماز کے کہ پڑھنے والا قرآن کا
اور سننے والا برابر ہین ثواب مین جیسے کہ آیا ہی احادیث مین انتہی مسئلہ لکھا ہی علما نے کہ ثواب
لڑکے کی عبادت کا لڑکے کو ہوتا ہی کذا فی الہدایہ اوس کے حاشیے مین کتاب واقعات سے
نقل کیا ہی کہ جب کرے لڑکا حسنات پہلے بالغ ہونے کے مانند نماز نفل وغیرہ کے تو ہوتا ہی ثواب
لڑکے کو نہ اوسکے ماں باپ کو لیکن اگر تعلیم کی لڑکے کو باپ نے تو ہوتا ہی ثواب اوسکو تعلیم کا
اور اشباہ مین ہی کہ صحیح ہوتی ہی عبادت لڑکے کی اور اختلاف کیا ہی علما نے اوسکے ثواب مین معتمد
یہ ہی کہ ثواب لڑکے کو ہوتا ہی اور معلم کو ثواب تعلیم کا ہوتا ہی اور اسیطرح تمام حسنات اوسکے ہین مسئلہ
مکروہ رکھا ہی علما نے کہنا واللہ اعلم اور مانند اسکے واسطے آگاہ کرنے ختم درس کے مسئلہ
بعضا کلام اسلام ہی کہ ثواب دیا جاتا ہی اوسپر جیسے تسبیح اور مانند اسکے کے اور کبھی گنہگار
ہوتا ہی بسبب تسبیح کے جبکہ کرے اوسکو مجلس فسق پر تا آنکہ وہ کرتا ہو فسق اور اگر قصد کرے
ساتھ تسبیح کے مجلس فسق مین عبرت پکڑنا اور انکار تو اچھا ہی اور مکروہ ہی کرنا تسبیح کا واسطے

جماع کے وقت سولنے اسباب لپنے کے آور مکروہ ہی پڑھنا قرآن کا نزدیک قبر کے اور جائز
لکھا ہی اسکو امام محمد نے اور فتوی اسپر ہی آور بعضا کلام ایسا ہی کہ اوسمین ثواب ہی اور نہ گناہ جیسے
اٹھنا اور بیٹھنا یعنی کلام مباح آور بعضا کلام ایسا ہی کہ گنہگار ہوتا ہی بسبب اوسکے مانند غیبت
اور جھوٹھ اور چغلخوری اور گالی گلوج کے مسئلہ نہین مضایقہ ہی لگانے دیوار گیریون نمدے
اور ٹاٹ نا پردونکا دفع سردی کے لیے آور اسیطرح نہین مضایقہ ہی لگانے دیوار گیریون کی
اور کھوس کا اسطے دفع گرمی کے اور زینت کے لیے یہ سب مکروہ ہی اور اٹھانا پردیکا دروازے پے
بلا ضرورت مکروہ ہی حاصل یہ کہ جو چیز بطریق تکبر ہو مکروہ ہی اور اگر حاجت اور ضرورت کے لیے
تو نہین مکروہ ہو المختار اور جائز ہی آدمی کو یہ کہ بچھاوے لپنے گھر مین جو کچھ چاہے اقسام کپڑونسے
خواہ صوف کے ہون یا سوت کے یا کتان کے رنگے ہوے اور بغیر رنگے ہوے مسئلہ نہین مضایقہ ہی اسکا
کہ ہو ساتھ آدمی کے خادم اوسکا و لیکن لائق یہ ہی کہ نہ تکلیف دے اوسکو خدمت کی مگر بقدر
طاقت اوسکی کے آور نہین مضایقہ اسکا کہ چلے آدمی سوار جہان چاہے اور غلام اسکا پیادہ
ہو ساتھ اوسکے بشرطیکہ طاقت رکھتا ہو پیادہ پا چلنے کی آور اگر طاقت اسکی نہ رکھتا ہو تو مکروہ ہی
اور ابن عمر سے منقول ہی کہ وہ مکروہ رکھتے تھے سوار ہونے کو اسی طرح کہ اوسکے ساتھ پیادہ پا
لوگ چلتے ہون جبکہ ارادہ کرے ساتھ اوسکے ریا اور تکبر کا آور مستحب ہی یہ کہ چھوڑ دے غلامونکو
یا لونڈیون کو بعد نماز عشا کے تاکہ سو رہین یا آرام کرین آور واجب ہی مالک پر یہ کہ نہ باز رکھے
اونکو نماز سے اوقات نماز مین بسبب لپنے کار و بار کے اسیلیے کہ بیچ حق الہی صلوٰۃ کے باقی رہنی
ہی اصل حریت پر آور لازم ہی مالک کو یہ کہ چھوڑ دے اپنے مملوک کو یہانتک کہ سیکھے قرآن اسقدر کہ
صحیح ہو ساتھ اوسکے نماز اور اسیطرح حدیثی کو مسئلہ تیل ڈالنا سر مین کبھی کبھی مستحب ہی اور سرمہ
بھی لگانا رات کو مستحب ہی پہلے تین سلائیان داہنی آنکھ مین لگاوے پھر تین بار بائین مین لگاوے

[illegible]

اور منہ دیکھنا اور کنگھی کرنی سر اور داڑھی مین ایک دن بیچ مستحب ہے اور مستحب ہی کہ ہر
کام خوب کو داہنے ہاتھ سے کرے مانند کھانے پینے کے اور دینے لینے کھانے پینے کی چیز کے
وغیر ذلک اور اسیطرح کرتہ وغیرہ پہننے مین شروع داہنی آستین سے کرے اور اگر کسی جگہ مین
جاوے مانند مساجد اور مقابر وغیرہا کے تو داہنا پانون پہلے رکھے اور چھوٹا ناپسل کا اور تاکنا
اور استنجا اور پاک کرنا ناک کا اور دھونا نجاستون کا اور اتارنا کپڑون کا اور جوتی کا اور نکلنا
مکانون متبرکہ سے اور مانند انکے کے بائین ہاتھ اور بائین پانون سے کرے مگر جبکہ معذور ہو
مسئلہ جبکہ کسی کے گھر مین جاوے تو اول طلب اذن کی کرے کہ کہے السلام علیکم آؤن مین
پھر جب صاحب خانہ اذن دے تو جاوے اور جہان کہ بٹھاوے بیٹھ جاوے اور اگر اذن
نہ دے تو پھر آوے اور تکرار اس اذن چاہنے کی تین بار تک روا ہی مگر جبکہ گمان نہ سننے کا ہو
تو زیادہ بھی جائز ہے اور اس حکم اذن چاہنے مین اجنبی اور اقربا اور محارم سوای بیوی اور
لونڈی کے برابر ہین اور اگر بیوی اور لونڈی پر داخل ہو تو اولی یہ ہی کہ آواز پانون کی
کرے یا کھنکار کرے تاکہ وہ خبردار ہون اور سفر سے آوے تو گھر مین یکایک نہ
چلا آوے رات کو اور جب اپنے گھر مین آوے تو پہلے سلام علیک کرے گھر والون سے پھر
اور کلام کرے اور گھر مین کوئی نہو تو کہے السلام علینا من ربنا اور جب دروازہ کھولے تو بسم اللہ
کہے کہ شیاطین دفع ہوتے ہین اور فرشتے کہ خدای تعالی کی طرف سے اوسکے نگہبان اوسکے
مال اور اہل پر متعین ہین اوسکے ساتھ گھر مین آتے ہین اور گھر کی سب چیزون کو ایسا کر دکھا
دیتے ہین اوسکو اور اوسکو خوش کرتے ہین اور اگر بغیر بسم اللہ اور سلام کے آتا ہی تو بجاے فرشتون کے
شیاطین اوسکے ساتھ داخل ہوتے ہین اور ... امور مین قباحت لاتے ہین اور اوسمین اور
اوسکے گھر والون مین دشمنی ڈلواتے ہین اور اوسکو اور حقتن کو منغص کرتے ہین مسئلہ

روا ہے مارنا موذی جانوروں کا پہلے ایذا دینے سے مانند سانپ اور بچھو اور کٹکھنے او
ر کاٹنے کتے اور جون اور مچھر اور بستوا اور کھٹمل اور چوہے اور شیر اور کوے اور مانند انکے
اور مارنا گرگٹ کا بھی روا ہے بلکہ ثواب اور پانی دینا تمام حیوانوں کو سوا ے موذی جانوروں کے
ثواب عظیم رکھتا ہے اور پالنا کتے کا اور رکھنا اوسکا گھر میں سوا ے کتے شکاری اور واسطے حفاظت
مواشی کے اور تکلیف دینی چارپایوں کو زیادہ طاقت سے اور دانہ گھاس نہ دینا روا نہیں کہ
موجب گناہ ہے مسئلہ علاج کرنا بیماریوں میں واسطے اصلاح بدن کے ساتھ پچھنوں اور
فصد اور داغنے اور پینے ادویہ کے اور کاٹنے رگوں اور دوا سے اور مانند انکے کے جائز ہے
لیکن دوا کرنی ساتھ حرام چیزوں کے مانند شراب اور [illegible] اور نجاسات اور [illegible]
کے جائز نہیں مسئلہ صلی اللہ علیہ وسلم انبیا کے اور کے نام تنہا انکے اور صحابہ کے
نام پر رضی اللہ عنہ کہے اور اولیا اور علما کے نام پر رحمۃ اللہ علیہ اور قدس اللہ سرہ اور [illegible]
انکے کہے مسئلہ آرزو کرنی موت کی منع ہے اسلیے کہ اگر نیک ہے تو توقع زیادہ نیکی کرنے کی ہے
اور اگر بد ہے تو امید توبہ کی اور تدارک سابق کی ہے اور بعد موت کے کچھ نہیں کر سکتا مگر یہ کہ خوف
دین کا یا خوف فتنے اور فساد کا دین میں یا اشتیاق لقای الہی کا غالب آوے تو مضایقہ
نہیں آرزو کرنی موت کی پس بعض عوام جو بسبب پہونچنے رنج و بلا اور محتاجی کے کچھ کچھ
کہتے ہیں اور موت مانگتے ہیں بہت برا ہے مسئلہ تمام روز اور تاریخیں خدا کی طرف سے جاننی چاہئیں
اور ساتھ کسی چیز کے کہ عوام میں مشہور ہے مقید ہونا نچاہیے اور سعادت و نحوست ایام اور تاریخ
کی جو مشہور ہے کچھ حدیث وغیرہ سے ثابت نہیں لیکن ہاں البتہ پچھنوں کے حق میں آیا ہے کہ
انکے لیے تاریخ سترھویں اور اونیسویں اور اکیسویں بہتر ہے اور یہ دن برے ہیں پچھنوں کے
لیے جمعہ اور ہفتہ اور اتوار اور منگل اور بدھ پس دو دنوں میں پچھنے لے پیر اور جمعرات کو

اور شکل معصومین تاریخ پڑھے تو وہ بھی چھنون کے لیے خوب ہی آیا ہی کہ اوس مین پچھنے لینے برس
روز کی بیماری کی دوا ہی کذا فی المشکوۃ اور اسی پر امید ہوا انکو قیاس کیا ہی علما نے یعنی فصد وغیرہ کو
مسئلہ دستار مستحب سات گز کی ہی اور عید اور جمعہ اور مانند انکے مین بارہ گز کی اور دستار کھڑے
ہوکے باندھنا اور ازار بیٹھکے پہننا اور پہننا صوف اور بالون کے کپڑے کا مستحب ہی اگر نمود کے
لیے نہو اور پہننا پیوند لگے ہوے کپڑے کا اور موٹے کپڑے کا بھی مستحب ہی اور عورت ایسا کپڑا
باریک نہ پہنے کہ رنگ بدنکا اوس مین سے نظر آوے کہ موجب لعنت کا ہی کذا فی الشرعۃ اور بہتر یہ
کہ لباس موافق لوگون ہم جنس اور ہم مکان اپنے کے پہنے تا انگشت نما نہوے مگر یہ کہ نیت متابعت
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور صلحا کی غالب آوے اور لباس اونکا سا پہننا اختیار کرے
تو یہ بہت ہی خوب ہی مسئلہ منڈانا داڑھی کا حرام ہی اور چھوڑنا اوسکا بقدر ایک مٹھی کے واجب ہی
اور زیادہ ایک مٹھی سے جائز ہی بشرطیکہ حد اعتدال سے نہ گذر جاوے اور کترنا لبونکا قبلہ بعض کے
نزدیک سنت ہی اور عالمگیری مین ہی کہ بعضے سلف چھوڑ دیتے تھے دونون طرفین مونچھونکی یعنی
الگونہ کترتے تھے اور کہا طحاوی نے کہ کترنا لبونکا حسن یعنی اچھا ہی اور تفسیر اوسکی یہ ہی کہ کترے چلے یہ
لبین یہان تک کہ کم ہو جاوین اوپر کے ہونٹ کے کنارے سے اور کہا طحاوی نے کہ کترانا لبونکا سنت ہی اور
مونڈنا احسن یعنی بہت اچھا ہی کترنے سے اور یہ قول ابی حنیفہ اور صاحبین رحمہم اللہ کا ہی اور نہ
مونڈے بال حلق اپنے کے اور ابو یوسف کے نزدیک نہیں مضایقہ ہی اسکا انتہی اور سنیچ مونڈنے
بالون زیر لب کے اختلاف ہی نہ مونڈنا اونکا افضل ہی اور مونڈنا دونون طرفون لب کا بلکا
نہیں اور چاہیے تمام سر مین بال رکھے اور چاہیے تمام سر منڈاوے اور حضرت سے تمام سر کا منڈانا
سوا حج اور عمرہ کے ثابت نہین ہوا اور اگر بال رکھے تمام سر مین تو ساتھ اکرام اور پاکیزگی کے رکھے
کہ کبھی کنگھی دھونا اور تیل ڈالنا کرے اور مانگ نکالنا بھی سنت ہی اور زلفیں گوندھ کر سا[illegible]

مردون کو مکروہ ہی اور عورتون کو جائز ہی اور چوٹی رکھنی سر مین اور منڈانا سر کے بیچ کے بال کا اور منڈانا بعضے بالونکا مکروہ ہی اور عورت کو واسطے زینت اور شوق والنے خاوند اپنے کے ہاتھ پانون مین مہندی لگانی روا ہی بشرطیکہ تصویر نہ کرے اور لڑکے کو رنگ کرنا ساتھ مہندی کے مکروہ ہی مگر ساتھ کسی عذر کے کذا فی شرح سفر السعادہ اور مردون کو ہاتھ پانون پر رنگ مہندی کا کرنا حرام ہی اور اسیطرح رنگ دانتونکا ساتھ مسی کے کذا فی الملتقط اور چاہیے کہ سر منڈانے کے وقت داہنی طرف سے شروع کرے اور جب کترے ناخن اپنے یا مونڈے بال اپنے تو لائق ہی یہ کہ دفن کرے انکو اور اگر پھینک بھی دے انکو تو نہیں مضایقہ اور ڈالدینا انکا پاخانے مین یا غسل خانے مین مکروہ ہی اسلیے کہ یہ باعث ہوتا ہی ایک بیماری کا اور دفن کیجاوین چار چیزین ناخن اور بال اور کپڑا حیض کا اور خون یعنی فصد وغیرہ کا اور کترنا ناخونکا دانت سے مکروہ ہی اور ناک کے بال اکھیڑے نہین کذا فی العالمگیریۃ اور واسطے سر منڈانے کے دن جمعے کا بہتر ہی اور نہانے کی حاجت مین نہ سر منڈاوے اور نہ ناخن کترواوے اور بال منڈانے سینے اور پشت اور ہاتھ اور پانو کے ترک ادب ہی اور بغل کے بالونکا اکھاڑنا اولی ہی اگرچہ منڈانا بھی جائز ہی اور زیر ناف کے بالونکو چالیس دن سے زیادہ رکھنا مکروہ ہی اور حد انکے مونڈنے کی زیر ناف سے ہی اور مقعد کے گرد کے بھی مونڈے اور نورے سے بھی دور کرنا روا ہی اور لینا پچھنونکا بھی سنت ہی اگر ضرورت ہو اور بہت امراض کو مفید اور عمل ہی اسکے مستحب ہی مسئلہ مصافحہ کرنا مرد کو ساتھ مرد کے مطلقاً سنت ہی اور اگر بعد نماز عید یا جمعہ کرے تو بسبب تخصیص وقت کے بدعت و مکروہ ہوگا اور مصافحہ کرنا ساتھ عورت جوان کے اور امرد خوبصورت کے حرام ہی اور بڑھیا سے مضایقہ نہین اور اگر مرد بڈھا کہ امن مین شہوت سے ہو اگر ساتھ عورت جوان کے مصافحہ کرے تو روا ہی اور چومنا چھوٹے لڑکون کے منھ کا جائز ہی بلکہ سنت اور مصافحہ اور مبارکباد جو بعد دیکھنے چاند کے کچھ اصل نہین رکھتی مگر یا مبارک رمضان اور عیدین میں مبارکباد منقول ہی سلف سے اور دیکھنا اور تلاش رکھنی چاند رمضان اور عیدین کی ضرور ولازم ہی اور سوا انکے

چاہیے دیکھنا مسنون ہے مسئلہ مستحب ہے قیام واسطے بادشاہ عادل اور والدین اور اہل
دین اور صلحاء اور بزرگون کے اور فاسق اور فاجر کے لیے مکروہ و ممنوع ہے اور ابتدا ساتھ سلام کے کرنی
سنت ہے اور جواب دینا اوسکا فرض ہے اور ادب سلام کا یہ ہے کہ اعلی رتبے والا اپنے سے کم درجے والے پر
ابتدا ساتھ سلام کے کرے جیسے سوار پیادے اور بیٹھے ہوے پر اور چلنے والا بیٹھے ہوے پر اور استاد
شاگرد پر اور آقا اپنے تابع پر ابتدا کرے سلام ایک کا جماعت مین سے اور اسیطرح جواب دینا ایکا
سب کی طرف سے کافی ہوگا اور امام ابو اللیث سے آیا ہے کہ آنے والا مسجد کا السلام علینا من ربنا کہے
اگر کوئی مسجد مین نہو اور اگر لوگ نماز پڑھتے ہون تو کہے السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اور اگر نمازی نہ
ہون تو السلام علیکم کہے اور قبرستان جاوے تو کہے السلام علیکم اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون
نسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ اور سلام حقوق اسلام سے ہے آشنائی اور معرفت پر موقوف نہین جب مسلمان مسلمان سے ملے
سلام علیک کرے اگرچہ ملاقات بعد حائل ہونے دیوار یا درخت یا مانند اسکے کے ہو مسئلہ چھینکنے والے کو مستحب ہے
کہ چھینکنے مین آواز بلند نکرے اور بعد چھینکنے کے الحمد للہ آواز بلند سے کہے اور سننے والے کو واجب ہے کہ اوسکے جواب
مین یرحمک اللہ کہے اور چھینکنے والا پھر جواب دے ... کہے یغفر اللہ لنا ولکم یا کہے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم اور یہ
جواب دینا تین چھینکون تک ہے اور بعد اسکے چھینکنے والا پھر ... کہے اور سننے والا چاہے جواب دے
چاہے نہدے اور یہ جواب دینا جبھی ہے کہ چھینکنے والا الحمد للہ آواز بلند سے کہے مسئلہ جماہی شیطان سے
ہے جبکہ جماہی آوے تو ہاتھ اپنا منہ پر رکھ لے اور آواز بلند نکرے بلکہ تا مقدور مطلقا آواز نکرے مسئلہ ختنہ کرنا
سنت ہے اور وقت مستحب اسکے لیے سات برس کی عمر سے چودہ برس تک ہے جب قبل ختنہ کے بارہ برس کی
عمر تک ابھی ... اور لڑکے کا ... اوسکے ... ایسا کہ اگر کوئی دیکھے اوسکو ختنہ کیا ہوا گمان کرے
... کہ ختنہ ہو سکے تو اوسکا ختنہ کرنا اولی ہے مثلا اوس بڈھے کے کہ مسلمان
ہوا اور ایک ... ختنہ ... مستحب ہے ... اور واسطے ... ختنہ کرنا سنت مؤکدہ

تین سلام سے ہو۔ مسئلہ عقیقہ کرنا بعضے علما کے نزدیک سنت ہے اور امام اعظم کے نزدیک مباح ہے اور کنز العباد
مین لکھا ہے کہ عقیقہ ساتوین دن لڑکے کے پیدا ہونے سے لڑکے کے عقیقے مین دو بکریان اور لڑکی کے عقیقے مین
ایک بکری ذبح کرے اگر لڑکے کے عقیقے مین بھی ایک بکری کرے تو جائز ہے اور اسکے ذبح کرنیکے وقت کہے اللھم
ھذہ عقیقۃ ابنی فلان دمھا بدمہ ولحمھا بلحمہ وعظمھا بعظمہ وجلدھا بجلدہ وشعرھا بشعرہ
اللھم اجعلھا فداء لابنی من النار۔ بسم اللہ اللہ اکبر اور ایک ران اسکی دائی کو دیوے اور سری نائی کو
اور ہڈیان اسکی نہ توڑے بلکہ بند بند اسکے جدا کرے پکاوے اور گوشت اس سے جدا کرکے تا بہتر ہونگے گوشت
اور وہ گوشت بالمعنی اسکا پکا کر تصدق کرے اور جو عقیقہ اگر ساتوین روز نکرے تو چودھوین یا اکیسوین کرے
اور روز عقیقے کے بال لڑکے کے سر کے بھی منڈاوے اور ان بالونکو چاندی کے برابر تول کر اس چاندی کو تصدق کرے
اور صفت عقیقے کے بکری کی عمر مین اور سالم ہونے مین عیوب سے مانند حکم قربانی کے بکری کے ہے اور نام لڑکے کا
ساتوین روز رکھے اور افضل نامون مین وہ نام ہے کہ اسمین نام اللہ کا یا رسول کا ہو مانند عبد اللہ و محمد اور
احمد وغیرہ ذلک کے اور ایسے نام رکھنے کہ منسوب بعبدیت غیرون کے ہون روا نہین مانند عبد النبی اور غلام نبی
اور نبی بخش اور مانند انکے کے چنانچہ مولانا عبد العزیز رحمہ اللہ نے تفسیر فتح العزیز مین بیچ بیان اقسام شرک کے
لکھا ہے و از انجملہ آنکہ کسانیکہ در نام نہادن خود را بندہ فلان و عبد فلان میگویند و این شرک در تسمیہ است
انتہی اور جب روز پیدا ہونے لڑکے کے اسکے داہنے کان مین اذان اور بائین کان مین تکبیر کہنی مستحب ہے اور جب
زبان لڑکے کی کھلے تو اول اسکو کلمہ طیب اور بسم اللہ سکھلاوے

تمت

وجہ مہر و دستخط

واسطے سند اس بات کے کہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہے مہر و دستخط مہتمم کے ثبت کیے گئے

